KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عطایا القدیر فی حکم التصویر

تصویر کا حکم

مصنف

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی
الحاج الشاہ حافظ و قاری محمد اختر رضا خان قادری ازہری
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر
۵۸ رکسگران، سوداگران، بریلی شریف، یوپی

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عطایا القدیر فی حکم التصویر

تصویر کا حکم

تصنیف

مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ

مترجم

نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ حافظ وقاری محمد اختر رضا خاں قادری ازہری

دامت برکاتہم العالیہ

(زیب مسند رشد وہدایت بریلی شریف)

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

۵۸۔ کنگران، سوداگران بریلی شریف (یوپی)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۂ اشاعت نمبر:

نام کتاب:۔۔۔ عطایا القدیر فی حکم التصویر (تصویر کا حکم)

مصنف:۔۔۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی

مترجم:۔۔۔ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری

تصحیح:۔۔۔ مفتی مظفر حسین رضوی، مرکزی دارالافتاء

باہتمام طبع ثالث: مولانا محمد شہاب الدین رضوی

کمپوزنگ:۔۔۔ مولانا محمد شفیق الحق رضوی (فون:09997662550)

باہتمام:۔۔۔ حافظ غلام محی الدین رضوی، قاری صغیر احمد رضوی

سال اشاعت اول: اختر بکڈپو، خواجہ قطب بریلی

سال اشاعت ثانی: الرضا مرکزی دارالاشاعت سوداگران بریلی

سال اشاعت ثالث: صفر المظفر ۱۴۳۷ھ/ نومبر ۲۰۱۵ء

صفحات:۔۔۔ ۸۸

نوٹ: اسلامک ریسرچ سینٹر کی جملہ مطبوعات حکومت کے ایکٹ ۱۸۶۰ کے تحت منظور شدہ ہیں، بلا اجازت ادارہ کل یا جز کی اشاعت قانونی جرم ہے۔

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

۵۸۔ کنگران، سوداگران بریلی شریف (یوپی)

فون:09837549282,09927506409,09873877274

E-mail:mrazvi.razvi@gmail.com WWW.ALAHAZRAT BOOKS.COM

پیش لفظ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز ۱۰ رشوال المکرم ۱۲۷۲ھ/۱۴رجون ۱۸۵۶ء کو اس دنیا فانی سرزمین بریلی محلہ جسولی میں پیدا ہوئے ۴ رسال کی عمر میں قرآن مجید ختم فرمایا۔ دیگر علوم وفنون دوسرے اساتذہ کے علاوہ اپنے جلیل القدر والد ماجد حضرت مولانا مفتی نقی علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان سے گھر پر ہی حاصل کئے۔ تیرہ (۱۳) برس دس (۱۰) ماہ پانچ یوم کی عمر میں علوم نقلیہ و عقلیہ کی تکمیل فرما کر ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء میں سند فراغت حاصل کی اور دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے، اس کے بعد ذاتی مطالعہ سے بہت سے علوم وفنون میں کمال حاصل کیا۔ جدید تحقیق کے مطابق امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی تقریباً ۷۰ رعلوم و فنون پر کمال دسترس رکھتے تھے، اور ہر علم وفن میں ان کی یادگاریں موجود ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور ممتاز علماء عرب نے آپ سے سندلیں اور شرف تلمذ حاصل کیا، آپ نے تقریباً ہزار کتب تصنیف فرمائیں جن میں فتاویٰ رضوی نمایاں شان رکھتی ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کا معمول ہے کہ اگر کسی سوال کا جواب زیادہ تفصیل سے دینا ہوتو اس کو مستقل رسالہ بنا دیتے ہیں، اور باقاعدہ اس کا نام تاریخی رکھتے ہیں یہ نام اس قدر موزوں، مناسب اور واقع کے مطابق ہوتا ہے کہ پڑھنے والا امام احمد رضا کی دسترس اور رسائی پر حیران رہ جاتا ہے۔

ہر نام میں مندرجہ ذیل چار خصوصیات مشترک ہوتی ہیں:

۱:۔ ہر نام عربی میں ہوتا ہے خواہ رسالہ کسی زبان کا ہو۔

۲:۔ ہر نام دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے اور دونوں حصوں کا آخری حرف ایک ہی ہوتا ہے یعنی سجع کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

۳:۔ ہر نام اسم با مسمّٰی ہوتا ہے یعنی نام ہی سے پتہ چل جاتا ہے کہ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس رسالے کا موضوع کیا ہے۔

۴:۔ ہر نام تاریخی ہوتا ہے یعنی ابجد کے حساب سے اگر اسے حروف کے اعداد نکالے جائیں تو ان کا مجموعہ اس سن پر دلالت کرتا ہے جس میں وہ رسالہ لکھا گیا۔ مثال کے طور پر اسی رسالہ کو لے لیجئے عطایا القدیر فی حکم التصویر اس کے نام سے اس مسئلہ کی تحقیق ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ والرضوان کا فوٹو کے عدم جواز میں یہ مدلل و مفصل رسالہ ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان نے تصویر کی حرمت کو احادیث واقوال علماء سے ثابت فرمایا ہے، تصویر کی حرمت کی حدیث متواتر ہے۔ اور اس حدیث کو ۱۸ سے زیادہ محدثین کرام نے اپنی تصنیف میں نقل فرمایا ہے ۱۲ سے زیادہ صحابہ کرام وتابعین سے مروی اور چالیس سے زیادہ فقہ کی معتبر کتابوں سے اس کی حرمت ثابت ہے۔ عوام کی آسانی کے لئے فقیہ اعظم تاج الشریعہ استاذی و مولائی حضرت مولانا مفتی الشاہ اختر رضا خاں ازہری میاں قبلہ جانشین حضور مفتی اعظم ہند صدر مفتی مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف نے عربی عبارت کا سلیس محاورہ ترجمہ کر دیا ہے، اور ازیں قبل اس رسالہ کو مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نے اختر بکڈپو سے شائع کیا تھا۔ لیکن جگہ جگہ سے عربی عبارت کا ترجمہ غائب تھا، اس لئے چھوٹے ہوئے عربی عبارت کا ترجمہ حضور ازہری میاں نے دوبارہ فرمایا۔ اور اس جدید ایڈیشن کی اشاعت کا شرف الرضا مرکزی دارالاشاعت ۸۲ سوداگران بریلی کو حاصل ہے، اس ادارہ کا قیام عمل میں آچکا ہے اور یہ ادارہ زیر سرپرستی جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں قبلہ اور زیر نگرانی مولوی عسجد رضا خاں قادری چل رہا ہے اور اس ادارہ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں، علماء اہل سنت کی کتابوں کی ترویج واشاعت بالخصوص اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی تصانیف کو شائع کرنا اور عوام تک پہونچانا ہے۔

(مفتی) محمد مظفر حسین رضوی کٹیہاری

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ و علیٰ الہ و صحبہ المکرمین عندہ۔ مسئلہ:۔ از احمد آباد محلہ جمال پور متصل مسجد کانچ مرسلہ مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب ۲۹ رصفر ۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ان دنوں شہر احمد آباد میں کاپیاں فوٹو گراف کی ۲/۰ کو بک رہی ہیں اور نمونہ اصلی خدمت میں آپ کی مرسل ہے آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں یہ فوٹو حضرت پیر ابراہیم بغدادی عم فیضہ الصوری والمعنوی سجادہ نشین خانقاہ حضرت غوث اعظم حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا ہے اس کو احمد آباد وغیرہ تبرک کے طور پر رکھتے ہیں۔ اس کا رکھنا مکانوں میں حرام ہے یا نہیں اور جس مکان میں یہ فوٹو ہوگا اس میں رحمت کے فرشتے آئیں گے یا نہیں اور اس فوٹو کے رکھنے سے برکت نازل ہوگی یا نہیں اور برزخ شیخ جمانے کے لئے فوٹو شیخ کا سامنے رکھ کر اس کا برزخ جمانا شریعت وطریقت میں جائز ہے یا نہیں۔

بینوا بیانا شافیا و توجروا اجرا وافیا۔

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الخالق الباری المصور الذی صورنا فاحسن صورنا و خلق وحدہ العالم نقیرہ و قطمیرہ و قضیٰ بالعذاب و شدید العقاب علی الذین یضاھون خلق اللہ فلیخلقوا ذرۃ او یخلقوا شعیرۃ والصلاۃ والسلام علی من اتی بمحق الاوثان وحرم التصویر صغیرہ و کبیرہ و جعلہ کبیرۃ و علیٰ الہ و صحبہ و ابنہ الاکرم الغوث الاعظم و سائر حزبہ صلاۃ و سلاما توازیان عزہ و

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

توقیرہ۔ ربی انی اعوذبک من همزات الشیاطین و اعوذبک رب ان یحضرون۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پیدا فرمانے والا صورت بنانے والا ہے جس نے ہماری اچھی صورتیں بنائیں اور اسکیلئے تمام عالم کو اس کی باریک سے باریک چیز کو پیدا فرمایا۔ اوران لوگوں پر جو اس کی پیدا کی ہوئی چیز کی مشابہت کرتے ہیں سخت عذاب وشدید عقاب مقدر فرمایا یا خلق اللہ کی مشابہت کرتے ہیں تو ایک ذرہ یا جو کا دانہ پیدا کرتو دیں اور درود وسلام نازل ہوں ان پر جو اصنام کو مٹاتے ہوئے آئے اور جنہوں نے چھوٹی بڑی تصویروں کو حرام فرمایا اور اس کو گناہ کبیرہ بتایا اوران کی آل واصحاب پر اوران کے فرزند مکرم غوث اعظم پر اور تمام امت پر ایسا درود وسلام جو انکی قدر ومنزلت کے شایاں ہوئے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطانوں کے وسوسہ سے اور تیری امان چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس نہ آئیں۔

بت پرستی کی ابتداء:

اللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے۔ دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر رکھیں۔ اوران سے لذت عبادت کی تائید بھی شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت کریمہ۔

وقالوا لاتذرن الهتکم و لا تذرن وداً و لا سواعا و لا یغوث و یعوق و نسراً کی تفسیر میں ہے قال کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلکوا اوحیٰ الشیطان الیٰ قومهم ان انصبوا الیٰ

مجالسهم التی کانوا یجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلک اولئک و نسخ العلم عبدت۔

ترجمہ: اور قوم نوح نے کہا ہرگز اپنے خداؤں کو نہ چھوڑو اور ہرگز ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑو اور یہ قوم نوح کے نیک مردوں کے نام تھے۔ جب یہ لوگ وفات پا گئے تو شیطان نے ان کے بعض رشتہ داروں کے دل میں یہ خیال ڈالا کہ ان کی نشست گاہوں میں ان کے مجسمے کھڑے کردو تو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر جب تک ان رشتہ داروں نے وفات نہ پائی ان کی عبادت نہ ہوئی جب ان کی وفات ہوئی اور علم چلا گیا تو انہیں پوجا جانے لگا۔

عبد بن حمید اپنی تفسیر میں ابو جعفر بن المہلب سے روای:

قال کان ود رجلا مسلماً و کان محبا فی قومه فلما مات عسکر و احول قبره فی ارض بابل و جزعوا علیه فلما رای ابلیس جزعهم علیه تشبه فی صورة انسان ثم قال اری جزعکم علیٰ هذا فهل لکم ان اصولکم مثله فیکون فی نادیکم فتذکرونه به قالوا نعم فصور لهم مثله وضعوه فی نادیهم و جعلوا یذکرونه فلما رای ان الجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثلا فیکون فی بیته فتذکرنه به قالو انعم فصور لکل اهل بیت تمثالاً مثله فاقبلوا فجعلوا یذکرونه به قال و ادرك انبأهم فجعلوا یرون ما یصنعون وتناسلوا و درس امرذکرهم ایام حتیٰ اتخذوه الها یعبدونه من دون الله قال و کان اول ما عبد غیر الله فی الارض هو الصنم الذی سموه۔

ترجمہ: ود ایک مسلمان شخص تھا اور اپنی قوم میں محبوب تھا جب

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے ارض بابل میں اس کی قبر کے گرد پڑاؤ ڈالا اور اس پر نوحہ کیا تو جب ابلیس نے ان کی زاری کو دیکھا تو انسان کا روپ دہارا اور کہا کہ میں اس شخص پر زاری دیکھتا ہوں تو کیا میں تمہارے لئے اس کی تصویر بنا دوں جو تمہاری بیٹھک میں ہوتا ہے کہ تم تصویر سے یاد کرو ان سب نے کہا ہاں بنادو چنانچہ اس لئے تصویر بنادی اور انہوں نے اس کو اپنی بیٹھک میں رکھا اور ودی یاد کرنے لگے جب شیطان نے اس کی یاد کا یہ عالم دیکھا تو یہ کہا کیا میں اس کی تصویر ہر شخص کے گھر میں رکھدوں کہ اس کے گھر میں رہے تو تم سب اس کو خوب یاد کرو گے انہوں نے کہا ہاں رکھدو تو اس نے ہر گھر میں ایک مجسمہ بنا دیا تو یہ لوگ اس مجسمہ کو دیکھ کر ودی کی یاد کرتے پھر ان کے بیٹے آئے۔انہوں نے وہ سب کچھ دیکھا پھر ان کے بیٹے آئے اور اب ودی کی یاد پرانی ہوگی یہاں تک کہ اس کو خدا بنالیا جسے اللہ کے سوا پوجتے تھے اور روئے زمین پر سب سے پہلا صنم جو پوجا گیا وہ یہی ود نام کا صنم تھا۔

نیز صحیحین بخاری و مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم ذکر بعض نسائہ کنیسة یقال ماریة و کانت ام سلمة و ام حبیبة رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتتا ارض حبشة و ذکر تا من حسنھا و تصاویر فیھا فرفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راسہ فقال اولئك اذا مات فیھم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا ثم صوروا فیہ تلك الصور اولئك شرار خلق اللہ۔

ترجمہ: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مریض ہوئے آپ

کی بعض بیویوں نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سرزمین حبشہ میں آئی تھیں جو انہوں نے حبشہ کا حسن اور اس میں تصویروں کا ذکر کیا تو حضور نے اپنا سر اٹھایا پھر کہا ان لوگوں میں جب نیک آدمی مرتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے ہیں پھر اس کی یہ تصویریں بناتے ہیں یہ اللہ کی بدترین مخلوق ہے۔

صنم پرستی:

مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں ہے:

صوروا فیہ تلك الصور ای صور الصلحاء تذکیرا بھم و ترغیبا فی العبادة لاجلھم ثم جاء من بعد ھم فزین لھم الشیطان اعمالھم و قال لھم سلفکم یعیدون ھذہ الصور فوقعوا فی عبادة الاصنام۔

ترجمہ: یعنی نیکوں کی تصویریں بنائے تھے تاکہ انہیں دیکھ کر اللہ کو یاد کریں اور عبادت میں رغبت ہو پھر ان کے بعد کے لوگ آئے تو شیطان نے ان کے لئے ان کے اعمال کو مزین کیا اور کہا تمہارے اگلے ان تصویروں کو پوجتے تھے پھر وہ صنم پرستی میں پڑ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ:

لا تدخل الملئکة بیتا فیہ کلب ولا صورة رواہ الائمة احمد و السنة والطحاوی عن ابی طلحة و البخاری والطحاوی عن ابن عمر و ابن عباس و مسلم و ابوداؤد والنسائی والطحاوی عن ام المومنین میمونة و مسلم و ابن ماجة و الطحاوی عن ام

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

المؤمنين الصديقة واحمد و مسلم والنسائي والطحاوي و ابن حبان عن ابي هريره والامام احمد والدارمي وسعيدبن منصور وابو داؤد والنسائي وابن ماجة وابن خزيمة وابو لعلیٰ و الطحاوي وابن حبان و انصياء والشافعي وابو نعيم في الحلية عن امير المؤمنين علي والامام مالك في الموطا والترمذي والطحاوي عن ابي سعيد الخدري و احمد والطحاوي والطبراني في الكبير عن اسكامة بن زيد والطحاوي عن ابي ايوب الانصاري رضي الله تعالیٰ عنهم و قد فصلنا هاني فتاوانا۔

ترجمہ : رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتایا تصویر ہو۔ اس حدیث کو امام احمد اور صحاح ستہ کے مصنفین نے روایت کیا بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور طحاوی) نے حضرت ابوطلحہ سے اور بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ اور مسلم ابوداؤد، نسائی اور طحاوی حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور امام مسلم، ابن ماجہ اور طحاوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور احمد، مسلم، نسائی، طحاوی، ابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ امام احمد، دارمی، سعید بن منصور، ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابو یعلیٰ طحاوی و ابن حبان، ضیاء، شاشی، اور ابونعیم نے حلیہ میں امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام مالک موطا میں اور ترمذی طحاوی نے ابوسعید خدری سے روایت کیا اور امام احمد، طحاوی، طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت اسامہ بن زید سے اور طحاوی

نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ہم ان طرق حدیث کی تفصیل اپنے فتاویٰ میں کی ہے۔

تصویر ذی روح خاص بت پرستی:

اور اس میں کسی معظم دینی کی تصویر ہونا نہ عذر ہو سکتا ہے نہ اس وبال عظیم سے بچا سکتا ہے بلکہ زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اس کی تعظیم کی جائیگی اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاصی بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے۔ ابھی حدیث سن چکے وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جس پر ان کی بدترین خلق اللہ فرمایا انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا اور نبی بھی کون حضرت شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام جہاں سے افضل واعلیٰ ہیں ان کی اور حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ اور حضرت بتول مریم علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب محو کرادیں جب کعبہ شریف میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے، پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھو دیا اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے۔

ھذا معنی ماروی البخاری فی صحیحه والامام الطحاوی عن ابن عباس والامام احمد ابوداؤد عن جابر بن عبد الله و عمر و بن شيبة والامام الطحاوي عن اسامة بن زيد رضي الله تعالیٰ عنهما

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کما فصلناہ فی فتاوانا۔

ترجمہ: یہ مفہوم اس حدیث کا جو بخاری نے اپنی صحیح میں اور امام طحاوی نے حضرت ابن عباس سے اور امام احمد، ابوداؤد نے حضرت جابر بن عبداللہ سے اور عمرو بن شیبہ، امام طحاوی نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا جیسا کہ اس کی تفصیل فتاوی میں کی ہے۔

بادی النظر میں یہ شبہ گزر سکتا ہے کہ صاحبزادہ موصوف کی یہ تصویر صرف سینے تک ہے اور انسان اتنے جسم سے زندہ نہیں رہتا اور درمختار میں ہے کہ جب تصویر سے وہ عضو محو کر دیا جائے جس کے بغیر حیات نہ ہو تو وہ ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔

حیث قال لو کانت صغیرۃ لا تتبین تفاصیل اعضائھا للناظر قائما و ھی علیٰ الارض ذکرہ الحلبی او مقطوعۃ الراس او الوجہ او محموۃ عضو لا تعیش بدونہ او لغیر ذی روح لایکرہ۔

ترجمہ: اور بنانے کے بعد مٹا دینا اور سر سے نہ ہونا دونوں کا ایک حکم ہے۔

ردالمختار میں ہے:

قولہ او مقطوعۃ الراس ای سواء کان من الاصل او کان لھا راس و محی۔

ترجمہ: درمختار کا قول یا سر بریدہ ہو یعنی خواہ سرے سے نہ ہو یا سر ہو اور مٹا دیا گیا ہو برابر ہے۔

اقول و باللہ و بہ الوصول الیٰ ذری التحقیق یہاں یہ قول اس کا ہو سکتا ہے جس نے خدمت فقہ و حدیث نہ کی نہ اسے مقاصد شرع پر نظر ملی

اولا مقام تنقیح میں سرے سے یہ عبارت محل نظر ہے، فقیر نے جس قدر کتب فقہیہ متون و شروح و فتاوی حاضر ہیں سب کی طرف مراجعت کی بیان حکم میں اس تعمیم پر درمختار کا سلف نہ پایا یہاں تک کہ بحر و درر کہ اکثر ماخذ کتاب ہیں ان میں بھی اس کا نشان نہیں۔ عامہ کتب مثل بدایہ و وقایہ و نقایہ و کنز و وافی و غرر و اصلاح و ملتقی و منیہ و نور الایضاح و ہدایہ و شرح وقایہ و برجندی و تبیین و کافی و درر و ایضاح و مجمع الانھر و مراقی الفلاح و فتح القدیر و عنایہ و خانیہ و خزانۃ المفتین و ہندیہ حتیٰ کہ خود جامع صغیر محرر مذہب امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ میں صرف ذکر راس پر اقتصار فرمایا۔ کہ اگر تصویر بے سر کی ہو یا اس کا سر کاٹ دیں تو کراہت نہیں اور خلاصہ پھر اس کی تبعیت سے تنویر الابصار و حلیہ و بحر الرائق و جامع الرموز و غنیۃ و صغیری و شرنبلالیہ و عبد الحلیم علی الدرر میں وجہ کا اضافہ کیا کہ چہرہ مٹا دینا بھی سر کاٹ دینے کے مثل ہے ذخیرہ العقبی و شلبی علی الزیلعی و حسن عجمی علی الدرر و سعدی افندی علی العنایہ سے وہ مسکین علی الکنز حتیٰ کہ سید ابوالسعود ازہری نے بھی کہ درمختار سے کثیر الاخذ ہیں۔ زیادت سے اصلا تعرض نہ کیا۔

اقول اور ذکر وجہ حقیقۃ زیادہ نہیں کہ کہ راس کا اطلاق اکثر چہرے پر آتا ہے گردن جدا کر دینے کو سر کاٹنا ہی کہتے ہیں۔ تو مقصود خلاصہ اس کا افادہ ہے کہ محو بھی مثل قطع ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے۔

ان کان مقطوع الراس لا باس بہ و لو محی وجہ الصورۃ فھو کقطع الراس۔

اگر تصویر سر بریدہ ہو تو کوئی کراہت نہیں اور اگر چہرہ مٹا دیا تو یہ سر کاٹنے کے مثل ہے۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ثم اقول: دیگر اعضاء وجہ وراس کے معنی میں نہیں اگرچہ مدار حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جاندار میں اصل ہے ولہذا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کا نام تصوری رکھا اور شک نہیں کہ فقط چہرے کو تصویر کہتے اور بنانے والے بارہا اسی پر اقتصار کرتے ہیں ملوک نصاریٰ کہ سکے میں اپنی تصویر چاہتے ہیں۔ اکثر چہرے تک رکھتے ہیں اور بیشک عامہ مقاصد تصویر چہرے سے حاصل ہوتے ہیں۔

انما الشئی بمقاصدہ امام اجل ابو جعفر طحاوی قال الصورۃ الراس فکل شئی لیس لہ راس فلیس بصورۃ۔

شئی اپنے مقاصد سے ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای سر تصویر ہے تو ہر وہ چیز جس کا سر نہ ہو تصویر نہیں۔

اور اسی طرف عبارت ہدایہ ناظر:

حیث قال اذا کان التمثال مقطوع الراس فلیس بتمثال

جب مجسمہ سر کٹا ہو تو وہ مجسمہ نہیں۔

سر کٹی تصویر کا حکم:

بلکہ یہ جامع صغیر میں نص امام کبیر ہے:

محمد عن یعقوب عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اذا کان راس الصورۃ مقطوعاً فلیس بتمثال لا جرم۔

یعنی امام محمد روایت کرتے ہیں یعقوب امام ابو یوسف سے وہ (ابو یوسف) امام اعظم ابو حنیفہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا جب تصویر سر کٹی ہو تو مجسمہ نہیں۔

لاجرم امام نسفی نے وافی میں تصریح فرمائی کہ اگر تصویر کا سر مقطوع نہیں کراہت مدفوع نہیں۔

وھذا نصہ لو کان فوق راسہ فی السقف او بین یدیہ او بحذائہ صورۃ غیر مقطوع راسھا کرہ۔

آدمی کے سر کے اوپر چھت میں یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں تصویر ہو جس کا سر کٹا نہ ہو تو نماز مکروہ ہے۔

ظاہر ہے کہ نیم قد یا سینہ تک کی تصویر پر بھی صادق ہے کہ اس کا سر مقطوع نہیں تو حکم منع مدفوع نہیں واللہ تعالیٰ اعلم ثانیاً قول در مختار ہی لیجئے جس پر محشیوں نے تقریر اور خادمی نے حاشیہ در میں تبعیت کی۔

حیث قال مقطوعۃ الراس و المراد ممحوۃ عضو لا تعیش بدونہ کالوجہ۔

سر کٹی ہونے سے مراد ہے ایسے عضو کا نہ ہونا ہے جس کے بغیر زندگی نہیں جیسے چہرہ۔ بیان مسئلہ میں اگرچہ یہ تعمیم فقیر نے کہیں نہ پائی۔ مگر ایک مسئلہ کی دلیل میں کلام فتح سے اس کی طرف اشارہ سمجھا گیا۔

اذ قال لو قطع یدیھا و رجلیھا لا ترتفع الکراھۃ لان الانسان قد تقطع اطرافہ و ھو حی۔

اگر تصویر کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹ دیئے جب بھی کراہت ختم نہ ہوگی، اس لئے کہ کبھی انسان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جاتے ہیں اور وہ زندہ رہتا ہے۔

علامہ طحطاوی نے اس سے وہ تعمیم استنباط فرمائی حاشیہ مراقی الفلاح لکھا۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

افادبھذا التعلیل ان قطع الراس لیس بقید بل المراد جعلھا علیٰ حالۃ لا تعیش معھا مطلقاً۔

علامہ کمال ابن ہمام نے اس توجیہ سے یہ بتایا کہ سرکٹی ہونا کوئی ضروری نہیں بلکہ مراد ایسی حالت بتانا ہے جس کے ساتھ زندگی نہیں۔

اقول: اس استنباط میں نظر ظاہر ہے۔

فان حاصل کلام الفتح ان ھذا مکروہ لکونہ علی حالۃ یعاش معھا وکل ماکان کذا فھو مکروہ و لایلزم منہ ان کان ما ھو مکروہ فھو کذا فان الموجبۃ الکلیۃ لا تنعکس کنفسھا و وجدت نظیرہ فی الھدایہ اذ قال الطلاق علیٰ ضربین صریح و کنایۃ فالصریح قولہ انت طالق و مطلقۃ و طلقتك فھذا یقع بہ الطلاق الرجعی لان ھذہ الالفظ تشعل فی الطلاق ولا تستعمل فی غیرہ فکان صریحاً وانہ یعقب الرجعۃ بالنص ولا یفتقر الیٰ النیۃ لانہ صریح فیہ لغلبۃ الاستعمال اہ اقول فمناط الصراحۃ ھو غلبۃ الاستعمال کما افاد اخراً فمالم یستعمل فی غیر الاطلاق کان اولیٰ بالصراحۃ فیہ فلذاعلل بہ الصراحۃ فی الالفاظ الثلثۃ وھو لا یفید ان ما یستعمل فی غیرہ نادراً لا یکون صریحا فیہ و بالجملۃ ھو تعلیل بما یتضمن العلۃ مع شئی زائد یفیدہ من باب اولیٰ کذا ھھنا مناط المنع ھو الراس ولوحدہ فاذا کان جمیع ما یحتاج الیہ للحیاۃ باقیا تضمن العلۃ مع شئی زائد افاد المنع بالاولیٰ قد تدافع بین کلامی الھدایۃ اولاً و آخراً وقد کان افادھذا فی الفتح نفسہ اذ

قال ما غلب استعمالہ فی معنی بحیث یتبادر حقیقۃ او مجازاً صریح فان لم یستعمل فی غیرہ فاولیٰ بالصراحۃ فلذارتب الصراحۃ فی ھذہ الالفاظ علی الاستعمال فی الطلاق دون غیرہ اہ ثم زعم التدافع مع انہ قد اندفع بما قرر وللہ الحمد۔

ترجمہ: اس لئے کہ فتح القدیر کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ یہ تصویر جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں مکروہ وناجائز ہے اس لئے کہ وہ ایسی حالت پر ہے جس کے باوجود آدمی زندہ رہ سکتا ہے۔ اور ہر وہ تصویر جو اس حالت میں ہو (جس کے ساتھ ذوصورت زندہ رہ سکے) وہ مکروہ وممنوع ہے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر مکروہ تصویر اسی حال پر ہو اس لئے موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ کلیہ نہیں آتا اور میں نے اس کی نظیر ہدایہ میں پائی اس لئے کہ ہدایہ میں فرمایا طلاق کی دو قسمیں ہیں صریح۔ کنایہ۔ تو صریح یہ ہے کہ آدمی کہے انت طالق ومطلقۃ تو طلاق یافتہ ہے تجھے طلاق ہے اور طلقتك میں نے تجھے طلاق دی تو ان کلمات سے طلاق رجعی پڑتی ہے اس لئے کہ یہ الفاظ طلاق کے معنی میں استعمال ہوتے کسی اور معنی میں استعمال نہیں ہوتے تو یہ الفاظ صریح ہیں اور صریح کے نص کے بموجب رجعت ممکن ہے اور صریح نیت کا محتاج نہیں اس لئے کہ غلبۂ استعمال کی وجہ سے وہ طلاق کے معنیٰ میں صاف ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول۔ تو صریح ہونے کا دارومدار غلبۂ استعمال ہے جیسا کہ صاحب ہدایہ نے اخیر میں افادہ فرمایا لہذا جو لفظ طلاق کے سوا کسی اور معنی میں مستعمل نہ ہو وہ طلاق کے معنی میں بدرجۂ اولی صریح ہوگا اسی لئے تین الفاظ گزشتہ کے صریح ہونے کی یہی دلیل بیان فرمائی تو کلام اس بات کا فائدہ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نہیں دیتا کہ ہر وہ لفظ جو طلاق کے سوا کسی اور معنی میں نادراً بولا جاتا ہے وہ معنی طلاق میں صریح نہ ہو مختصر یہ ہے کہ صاحب ہدایہ کا یہ کلام ان کے دعویٰ کی علت اس طور پر بیان کرتا ہے۔ جو علت کو شئی زائد کے ساتھ متضمن ہو اس شئی زائد کا افادہ بدرجۂ اولیٰ کرے اسی طرح ہمارے اس مسئلہ میں تصویر کے ممنوع ہونے کا دارومدار سر پر ہے اگرچہ سر تنہا ہو تو جب کہ وہ تمام چیزیں جن کے لئے حاجت ہے باقی ہوں علت حرمت شئی زائد کے ساتھ شامل ہوگی اور یہ تصویر کی ممانعت کا بدرجۂ اولیٰ فائدہ دیگا یہاں سے معلوم ہوا تو ہدایہ کے دونوں اگلے پچھلے کلاموں میں تناقض نہیں اور خود فتح القدیر میں اس مضمون کا افادہ فرمایا اس لئے کہ انہوں نے صاحب ہدایہ کے قول کی توضیح میں فرمایا کہ صریح وہ ہے جس کا استعمال کسی معنی میں اسطرح غالب ہو کہ ذہن اسی طرف سبقت کرے عام ازیں کہ وہ لفظ حقیقت ہو یا مجازاً تو اگر دوسرے معنی میں مستعمل نہ وہ تو بدرجۂ اولیٰ صریح ہوگا اس لئے تو ان الفاظ کے صریح ہونے میں اس بات پر مرتب کیا کہ یہ الفاظ طلاق ہی میں استعمال ہوتے ہیں دوسرے معنی میں نہیں بولے جاتے۔ پھر صاحب فتح القدیر نے کلام ہدایہ میں تناقض کا گمان کیا حالانکہ تناقض ان کی اس تقریر سے مندفع ہوگیا جو انہوں نے کلام ہدایہ کی فرمائی واللہ الحمد۔

اسی طرز پر ایک بحث میں ان کے تلمیذ امام ابن امیر حاج کے کلام سے اشارہ نکل سکتا ہے اور ویسا ہی اس کا جواب ہے۔

حیث یقول اما قطع الراس عن الجسد بخیط مع بقاء الراس علیٰ حالہ فلا ینفی الکراھۃ لان من الطیر ما ھو مطوق فلا

یتحقق القطع بذالک کذا ذکروہ وھو قاصر علی الطیر و الظاھر ان الکراھہ لا تنتفی فی غیرہ من الحیوانات بھذا الصنیع کما لا تنتع فیہ فیحتاج الغیر الی توجیہ غیر ھذا ولعل الاولیٰ ان یقال لان الحیوان الحی قد یجعل علیٰ رقبتہ شئی ساترلھا من خیط او غیرہ لغرض من الاغراض فیکون ھذا بمنزلتہ فلا تزول بہ الکراھۃ۔

تصویر میں سر کا ڈورے سے جسم سے جدا کردیا اس طرح کہ سر اپنی حالت پر رہے کہ کراہت کو زائل نہیں کریگا اس لئے کہ بعض چڑیوں کی گردن میں کنٹھا ہوتا ہے تو اس سے جدا کرنا متحقق نہیں ہوگا علماء نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور وہ چڑیوں میں منحصر ہے اور ظاہر یہ ہے کہ کراہت چڑیوں کے علاوہ دوسرے جانوروں میں بھی ایسا کرنے سے ختم نہ ہوگی تو دوسرے جانوروں کا مسئلہ دوسرے توجیہ کا محتاج ہوگا اور شاید اولیٰ یہ ہے کہ کہا جائے کہ زندہ جانور کی گردن پر کبھی کسی غرض سے ڈورا وغیرہ کوئی چیز باندھ دی جاتی ہے جو گردن کو ڈھک لیتا ہے ایسی صورت میں وہی چیز گردن کے بمنزلہ ہے لہذا اس کی کراہت زائل نہ ہوگی۔

ثم لم اقف علی انہ لو فصل بین نصفہ الاعلیٰ والاسفل بخیط صار کانہ مقطوع شطرین ھل تزول الکراھۃ الظاھر انھا لاتزول کما فی الراس نحو ما ذکرنا انفا فی الراس ولا سیما فی الآدمی فان ذالک یکون فیہ بمنزلۃ شد الوسط واللہ تعالیٰ اعلم۔

پھر مجھے اس صورت کے حکم پر اطلاع نہ ہوئی جب تصویر کے نصف اعلیٰ اور نصف اسفل کو جدا کردیا جائے (ڈورے سے) اس طرح کہ آدھی

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

آدھی کٹی لگے کیا کراہت زائل ہو جائیگی بظاہر یہ ہے کہ نہیں ہوگی جیسا کہ سر میں خصوصاً آدمی میں اس لئے کہ ایسا کرنا اس کے حق میں کمر باندھنے کے بمنزلہ ہوگا اس لئے کہ ایسا کرنا درمیان حصے کو باندھنے کی منزل میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اقول: والاتیان بلفظ الظاهر فی الموضعین من شدة ورعه رحمه الله تعالیٰ والافالحکم مقطوع به فیهما ولا یتوهم احد ان لو ربطخیط فی عنق صورة انسان او بهیمة اوفی وسطها ذهب الحکم الشرعی وجاز اقتناؤ ها ثم لیس حاصله الامثل ما فی الفتح ان کل ماینافی الحیاة ینفی الکراهة کما لایخفی الاتری ان کل مالا ینافی الانسنیة لا ینفی الحیوانیه اذ لو بقی الحیوانیة لنا فی الانسانیه ولیس ان کلما ینافی الانسانیه لاینفی الحیوانیه کالصهیل والنهیق والتوهب فان کل ذالك ینافی الانسانیة ولاینفی الحیوانیة۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

اقول: اور دونوں جگہ لفظ ظاہر کو لانا مصنف کے کمال احتیاط کے قبیل سے ہے ورنہ دونوں صورتوں کا حکم یقینی ہے اور کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ اگر کسی آدمی یا چوپائے کے گردن میں یا دونوں کے کمر میں ڈورا باندھ دیا جائے تو حکم شرعی باقی نہ رہے گا (ممانعت باقی نہ رہے گی) اور اس تصویر کو رکھنا جائز ہے پھر اس کلام کا حاصل اسی مضمون کی طرح ہے جو فتح القدیر میں مذکور ہوا یعنی ہر وہ صورت جو حیات کے منافی نہیں ہے وہ کراہت کی نفی نہ کریگی اور

اخر ما تقدم۔

ترجمہ: اس لئے کہ ان موصوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان احادیث سے جن میں مجسموں کے سر کاٹنے کا حکم ہے۔ ان لوگوں پر تصویر کو مطلقاً مکروہ کہتے ہیں خواہ بے جان مثلاً پیڑ کی ہو دلیل قائم کرنے کے بعد کہا۔ جب مجسمے سر جدا کرنے کے بعد مباح ٹھہرے تو یہ بے جان کی صورت مباح ہونے پر دلالت کرتا ہے نیز اس باب میں حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، صورت سر ہے۔

کلام در کے لئے یہ غایت ابدائے سند ہے۔ اقول: اگر چہ ان کا اخر کلام اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استدبتار ہا ہے کہ نہ رہنا حکم منع سے خارج کرنے کا مدار ہے اور یہی چاہئے کہ شرع نے حکم منع تمثال ظاہر غیر مستہان پر فرمایا۔ تو جب تک تمثال بلا اہانت ظاہر ہے منع باقی ہے ہاں جب تمثال نہ رہے یا اہانت ہو منع رہے گا کہ مناط منع یعنی دار و مدار منتفی ہو گیا قطع سر میں تمثال نہیں رہتی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے و عبادت ہدایہ و خود کلام امام اعظم سے گزرا بخلاف دیگر اعضاء کہ جب تک چہرہ باقی اگر چہ اور اعضاء نہ ہوں ولہذا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حدیث آئندہ اور محرر مذہب امام محمد نے جامع صغیر اور جملہ کتب مذکورہ مذہب متول و شروح و فتاویٰ میں صرف نفی راس پر اقتصار فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم:۔ بہر حال اگر اسی پر چلے۔ فاقول و باللہ التوفیق تصویر میں حیات اب تو کسی حالت میں نہیں ہوتی نہ وہ کسی حال میں جملہ اعضاء مدار حیات کا استعاب کرتی ہے عکس تو ظاہر کہ اگر پورے قد کی بھی تو صرف ایک طرف کی سطح بالا کا عکس لائے گی طول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادۃ حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نصف سطح اور بت میں بھی اندرونی أعضاء مثل دل وجگر وعروق، رگیں نہیں ہوتے اور ڈاکٹری کی ایک تصویر خاص لیجئے جس میں اندر باہر کے رگ پٹھے تک سب دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئے گا غرض تصویر کسی طرح استعاب مابہ الحیاۃ نہیں کرسکتی (جس سے زندگی ہو) فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتا دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیت نکرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔ سنن ابوداؤد جامع ترمذی وسنن نسائی وصحیح ابن حبان وشرح معانی الاثار امام طحاوی و مستدرک حاکم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتانی جبرئیل قال اتیتک البارعۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت کلب قرام سترفیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر براس التمثال الذی علیٰ باب البیت فیقطع فیصیر کھیاۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذ تین توطان ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فرمایا حضرت ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا میں آپ کی خدمت میں شب گزشتہ آیا تھا تو داخل ہونے سے مجھے صرف اس چیز نے روک دیا کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں پردہ کا کپڑا ہے جس میں تصویریں ہیں اور گھر میں کتا ہے تو

کسی طرح استعاب مابہ الحیاۃ نہیں کرسکتی (جس سے زندگی ہو) فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتا دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نکرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔ سنن ابوداؤد جامع ترمذی وسنن نسائی وصحیح ابن حبان وشرح معانی الاثار امام طحاوی و مستدرک حاکم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتانی جبرئیل قال اتیتک البارعۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت کلب قرام سترفیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر براس التمثال الذی علیٰ باب البیت فیقطع فیصیر کھیاۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذ تین توطان ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فرمایا حضرت ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا میں آپ کی خدمت میں شب گزشتہ آیا تھا تو داخل ہونے سے مجھے صرف اس چیز نے روک دیا کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں پردہ کا کپڑا ہے جس میں تصویریں ہیں اور گھر میں کتا ہے تو
حکم دیجئے کہ دروازے پر جو تصویر ہے اس کا سر کاٹ دیا جائے کہ پیڑ کی شکل ہو جائے اور پردہ کا کپڑا کاٹ کر دو تکیہ بنائے جائیں کہ پڑے پامال

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہوں اور کتا نکال دیا جائے تو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

موجود گئی تصویر میں کراہت نماز:

دیکھئے جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہی عرض کی کہ ان تصویروں کے سر کاٹنے کا حکم فرما دیجئے جس سے ان کی ہیات درخت کے مثل ہو جائے حیوانی صورت نہ رہے اس کا صریح مفاد تو وہی ہے کہ بے قطع راس حکم منع ہو جائے گا کہ بغیر اس نہ پیر کی مثل ہو سکتی ہیں نہ صورت حیوانی سے خارج اور اگر تنزل کیجئے تو اس قدر تو لازم کہ ایسا کر دیجئے جس سے وہ ایک بیجان کی صورت معلوم ہو اس سے حالت بے روحی مفہوم ہو ولہذا علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول در کی شرح میں فرمایا۔

قوله لا تعيش بدونه انما لا تكره الصلوة اليها لانها صورة ميت وهو لا يعبد اه اقول والاولىٰ و هي لا تعبد لان المشركين انما يعبدون الميت قال تعالىٰ اموات غير احياء نعم لا يصور و نهم صورة ميت بل حي۔

اور شک نہیں کہ عکسی تصویریں اگر چہ نیم قد یا سینے تک بلکہ اگر چہ صرف چہرہ کی ہوں ہرگز نہ مثل شجر ہوتی ہیں نہ موت ذوالصورۃ کی حکایت کرتی ہیں بلکہ یقیناً جیتے جاگتے کی صورت دکھاتی ہیں اور ناظر کا ذہن ان سے حالت حیات ذوالصورۃ ہی کی طرف جاتا ہے۔ کوئی نہیں سمجھتا کہ یہ مردہ کی صورت ہے اور مدار حکم اسی فہم پر تھا نہ حیات وموت حقیقی پر جس سے تصویر کو بہرہ نہیں آتا دیکھتے کہ سلاطین نصاریٰ اپنی ایسی ناقص تصویریں سکے پر منقوش کراتے ہیں اگر اس سے حالت موت مفہوم ہوتی تو کبھی نہ چاہتے کہ سکے میں

اپنے مردہ کی صورت دکھائیں تو انصافاً یہ عبارت درمختار بھی ان تصویروں سے نفی ممانعت نہیں کرتی۔ وہ اس تصویر کے لئے ہے جسے توڑ پھوڑ کر اس حالت پر کر دیں کہ اس میں حالت حیات کی حکایت نہ رہے جو اسے دیکھے میت بے روح کی صورت جانے اقول اور اب عجب نہیں کہ چہرہ کے سوا دیگر اعضائے مدار حیات کے عدم اصلی و اعدام بنقض و ابطال میں معنی مقصود بحکایۃ الحیاۃ عرفاً مفہوم ہونے نہ ہونے سے بعض صور میں فرق پیدا ہو بخلاف چہرہ کہ سرے سے نہ بنایا یا بنایا ہو توڑ دیا۔ بہر حال حکایت نہیں ہوتی کما لا یخفی فلیتامل و باللہ التوفیق ثالثاً بتوفیق اللہ عزوجل وہ تحقیق بیان کریں جس سے اس بحث کے تمام علل و احکام و اصول و فروع متجلی ہوں۔ تصویر ممنوع میں کراہت نماز و حکم ممانعت کی مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے مشابہت عبادت صنم بتائی ہدایہ میں صراحۃ اس میں حصر فرمایا۔

حيث قال لا باس بان يصلي و بين يديه مصحف معلق او سيف معلق لا نهما لا يعبدان و باعتباره تثبت الكراهة۔

ترجمہ: منہ کے سامنے مصحف (قرآن) یا تلوار لٹک رہی ہے اور یہ نماز پڑھتا ہے اس میں حرج نہیں اس لئے کہ ان دونوں کی عبادت نہیں ہوتی اور کراہت باعتبار عبادت ہوتی ہے۔

فتح القدیر میں ہے:

قوله و باعتباره تثبت الكراهة قدم المعمول لقصد افادة الحصر

ہدایہ کا یہ فرمانا کہ کراہت اعتبار عبادت سے ہوتی ہے یعنی کراہت کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تبیین الحقائق میں ہے:

لاتبعد اذا کانت صغیرۃ بحیث لا تبدو للناظر و الکراھۃ باعتبار العبادۃ فاذ لم یعبد مثلھا لا یکرہ۔

ترجمہ: ایسی تصویر جو اتنی چھوٹی ہو کہ دیکھنے والے کو صاف نظر نہ آئے پوجی نہیں جاتی اور کراہت صرف اعتبار عبادت سے ہے تو جب اس جیسی تصویر پوجی نہیں جاتی تو مکروہ نہیں۔

اور مصلّی کے کپڑوں پر تصویر ہونے کی ممانعت کو حامل صنم کی مشابہت سے تعلیل فرمایا جیسا کہ ہدایہ و کافی و تبیین میں ہے۔

واللفظ للھدایۃ لولبس ثوبا فیہ تصاویر یکرہ لانہ لیشبہ حامل الصنم والصلاۃ جائزۃ فی جمیع ذالک لاستجماع شرائطھا و تعادعلیٰ وجہ غیر مکروہ۔

اور عبارت ہدایہ کی یہ ہے۔ فرمایا ایسا کپڑا پہنا مکروہ ہے جس میں تصویر ہوں اس لئے کہ اس میں صنم بردار کی مشابہت ہے

اس حصر کے منافی نہیں کہ وقت عبادت حامل صنم سے مشابہت بھی عبادت صنم سے مشابہت ہے مگر انہیں کتب سے تعلیل مسائل میں دو علتیں اور مفہوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ جہاں تصویر ممنوع رکھی ہو ملئکہ اس مکان میں نہیں جاتے اور جس مکان میں ملئکہ رحمت نہ آئیں وہ ہر جگہ سے بدتر ہے دوسرے تعظیم تصویر ہدایہ میں ہے۔

یکرہ ان یکون فوق راسہ فی السقف او بین یدیہ او بحذائہ تصاویر او صورۃ معلقۃ لحدیث جبرئیل انا لا ندخل بیتا فیہ کلب او صورۃ۔

ترجمہ: مکروہ ہے کہ آدمی کے سر پر چھت میں یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں تصویریں ہوں یا ایک ہی تصویر آویزاں ہو۔ جبرئیل کی حدیث ہے کہ عرض کیا ہم فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

کافی میں اتنا زائد کیا:

وبیت لا تدخل فیہ الملئکۃ شر البیوت۔

اور وہ گھر جس میں فرشتے نہ آتے ہوں سب گھروں سے بدتر ہے۔

امام زیلعی نے دونوں تعلیلوں کو جمع فرمایا۔

حیث قال لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولاصورۃ ولانہ یشبہ عباد تھا فیکرہ

حضور علیہ السلام کے فرمان کی وجہ سے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو نہ اس میں جس میں تصویر ہو اور اس لئے بھی کہ تصویر رکھنا اس کی عبادت کے مثل ہے لہذا مکروہ ہے۔

مکان میں تصویر ممنوع:

نیز کتب ثلثہ میں ہے:

لوکانت الصورۃ علیٰ وسادۃ ملقاۃ اوبساط مفروش لا یکرہ لانھا تداس وتوطأ بخلاف ماذا کانت الوسادۃ منصوبۃ او کانت علی السترۃ لا نہ تعظیم لھا اھ ھذا لفظ الھدایۃ و لفظ الکافی والتبیین او کانت علی السترا عنی بلون التاء وھو اولیٰ کما لا یخفی۔

تصویر افتادہ تکیہ میں ہے یا بچھے ہوئے بستر میں ہے مکروہ نہیں اس لئے کہ وہ پامال ہوتی ہے برخلاف اس کے کہ تکیہ کھڑا رکھا ہو یا تصویر پردہ پر ہو

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس لئے کہ یہ (اس تصویر کی) تعظیم ہے یہ ہدایہ کی عبارت ہے اور کافی، تبیین کی عبارت یہ ہے کہ وہ تصویر پردہ تھی میری مراد بغیر تاء ہے اور وہی اولیٰ ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔

محقق نے فتح القدیر میں صرف مکان میں تصویر ممنوع بروجہ اکرام رکھے ہونے کی کراہت کو نماز کی طرف ساری بتایا۔ اگرچہ تشبہ عبارت نہ ہو۔

حيث قال لوكانت الصورة خلفه او تحت رجليه ففي شرح عتاب لاتكره الصلوة ولكن تكرة كراهة جعل الصورة في البيت للحديث ان الملئكة لاتدخل بيتا فيه كلب او صورة الا ان هذا يقتضي كراهة كونها في بساط مفروش و عدم الكراهة اذاكانت خلفه و صريح كلامهم في الاول خلافه و قوله(اي صاحب الهداية اشد ها كراهة ان تكون امام المصلىٰ الىٰ ان قال ثم خلفه يقتضي خلاف الثاني ايضا لكن قد يقال كراهة الصلوة تثبيت باعتبار التشبة بعبادة الوثن ولسيوايتد برونه ولا يطؤن فيها ففيما يفهم مماذكرنا من الهداية(اي من الكراهة اذا كانت خلف المصلىٰ) نظر وقد يجاب بانه لابعد في ثبوتها في الصورة باعتبار المكان كما كرهت الصلوة في الحمام علىٰ احد التعليلين وهو كونها ماوى الشياطين فان قيل فلم لم يقل بالكراهة ان كانت تحت القدم و ما ذكرت يفيده لانها في البيت وبه يعترض علىٰ المصنف ايضا حيث يقول لا يكره كونها في وسادة ملقاة فالجواب لا يكره جعلها في المكان كذالك يتعدى الىٰ الصلوة

و حديث جبرئيل مخصوص بذالك اه ملخصا۔

اگر تصویر نمازی کے پیچھے ہے یا اس کے پیروں تلے ہے شرح عتاب میں ہے کہ ایسی صورت میں نماز مکروہ نہیں لیکن تصویر گھر میں رکھنا مکروہ ہے حدیث کی وجہ سے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو مگر اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ تصویر بچھے ہوئے بساط میں مکروہ ہو اور آدمی کے پیچھے ہو تو مکروہ نہ ہو اور صریح کلام علماء اس کی خلاف ہے اور صاحب ہدایہ کا فرمان کہ کراہت کا شدید ترین درجہ یہ ہے کہ تصویر نمازی کے سامنے ہو اور ادنیٰ درجۂ کراہت یہ ہے کہ نمازی کے پیچھے ہو یہ تو ثانی کے بھی مخالف ہے (یعنی یہ جو گزرا کہ تصویر نمازی کے پیچھے ہے تو مکروہ نہیں) لیکن یہ کہدیا جائیگا کہ کراہت نماز صنم پرستی کی مشابہت سے ہوئی اور صنم پرست نہ اس کی طرف پیٹھ کرتے ہیں نہ اسے پامال کرتے ہیں۔

تو اب ہدایہ کی عبارت سے جو بات مفہوم ہوئی یعنی نماز کا مکروہ ہونا جب کہ نمازی کے پیچھے تصویر اس میں تامل ہے اور اس کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ نماز میں باعتبار مکان کے کراہت ہونے میں کوئی عجب نہیں جیسا کہ حمام میں نماز اس وجہ سے مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جائے قرار ہے اگر یہ کہا جائے کہ پھر تو اس صورت میں جب تصویر پیر تلے ہو کراہت کا قول کیوں نہ کیا گیا حالانکہ جو حدیث آپ نے ذکر کی ہے کراہت کا فائدہ دیتی ہے اس لئے کہ وہ بھی تو گھر میں ہے اور اس حدیث سے مصنف پر بھی اعتراض ہوگا اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ تصویر کا افتادہ تکیہ میں ہونا مکروہ نہیں تو جواب سے ہے کہ مکان میں تصویر اس طرح رکھنا مکروہ ہی نہیں کہ کراہت نماز تک پہونچے اور

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جبرئیل کی حدیث اسی صورت (یعنی جب تصویر بروجہ تعظیم رکھی ہو) کے ساتھ مخصوص ہے اھ۔

ان کے تلمیذ محقق ابن امیر الحاج نے حلیہ میں صرف امتناع ملٰئکہ کے علت ہونے کا استظہار اور تشبہ پر مدار سے انکار فرمایا۔ ہاں اسے موجب زیادت کراہت بتایا۔

وھذا نصہ فان قیل ان کانت العلۃ فی الکراھۃ کون المحل الذی تقع فیہ الصلوۃ لاتدخلہ الملٰئکۃ حینئذ لان شر البقاع بقعۃ لا تدخلہ الملئکۃ فینبغی ان تکرہ الصلوۃ فی بیت فیہ الصورۃ سواء مھانۃ او غیر مھانۃ فان ظاھر نص الصحیحین عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولاصورۃ یقتضی انہ لاتدخل الملئکۃ ھذا البیت ایضا (ای مافیہ الصور مھانہ) لان النکرۃ فی سیاق النفی عامۃ غایۃ الامر ان کراھۃ الصلوۃ فیما اذا کانت الصورۃ فی موضع سجودہ اوامامہ او فوقہ اشد و ان کانت العلۃ و الکراھۃ التشبۃ بعبادۃ الصورۃ فلاتکرہ اذ لم تکن امامہ ولا فوق راسہ لان التشبۃ لایظھر الا اذا کان احد ھذین الوجھین فالجواب الذی یظھر ان العلۃ ھی الامر الاول واما الباقی فعلاوۃ تفید اشدیۃ الکراھۃ غیران عموم النص المذکور مخصوص باخراج ماتقدم اخراجہ من الکراھۃ ملخصا۔

اگر یہ کہا جائے کہ کراہت تصویر کی وجہ فرشتوں کا اس گھر میں نہ آنا ہے اور سب سے برا گھر وہ ہے جس میں بہرحال مکروہ ہونا چاہئے تصویر بروجہ

تعظیم رکھی ہو یا نہ رکھی اس لئے کہ حدیث میں ہے ملٰئکہ اس گھر میں نہیں آتے جس میں تصویر یا کتا ہو اور اس کا تقاضہ یہ ہے کہ نماز اس گھر میں بھی مکروہ ہو جس میں تصویر بروجہ توہین رکھی ہو غایت درجہ یہ ہے کہ نماز اس صورت میں زیادہ مکروہ ہوگی جب تصویر نمازی کے سامنے ہو اس کے سر پر یا سجدہ کی جگہ رکھی ہو اور اگر کراہت کی وجہ صنم پرستی سے مشابہت ہو تو صرف اسی صورت میں مکروہ ہوگی جب سامنے ہو یا سر کے اوپر ہو جواب یہ ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ وجہ کراہت امر اول ہی ہے یعنی فرشتوں کا نہ آنا اور امر ثانی یعنی صنم پرستی سے مشابہت شئی زائد ہے جو شدت کراہت کا فائدہ دیتی ہے لیکن حدیث مذکور کا حکم اس صورت کے ساتھ خاص جس میں تصویر کی عبادت یا تعظیم کا شائبہ ہو۔

اسی بنا پر صور صغار سے نفی کراہت کی دلیل پر ہدایہ و کافی و تبیین و عامہ مشائخ کرام نے افادہ فرمائی اور ان کے شیخ محقق علی الاطلاق نے اس پر تقریر کی اعتراض فرمایا۔

فقال اما عدم الکراھۃ اذ کانت الصورۃ صغیرۃ لا تظھر للناظر علیٰ بعد فقالوا لانھا لا تعبد والکراھۃ انما کانت باعتبار تشبۃ العبادۃ و قد عرفت ما فی ھذا۔

ترجمہ: اتنی چھوٹی تصویر میں (جو دور سے دیکھنے والے کو نظر نہ آئے) کراہت نہ ہونے کی وجہ علماء نے یہ بتائی کہ وہ پوجی نہیں جاتی اور کراہت صرف مشابہت عبادت سے ہوتی ہے حلیہ میں اس پر اعتراض فرماتے ہوئے کہا کہ اس دلیل میں جو نقص ہے وہ تم نے جان لیا۔

ملائکہ نہیں داخل ہوتے:

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بحر نے بحر میں ان کی تبعیت کی بلکہ ان کے استظہار پر جزم کیا۔

فقال انما لم تکرہ الصلوۃ فی بیت فیہ صورۃ مھانۃ مع عموم الحدیث ان الملئکۃ لا تدخلہ وھو علۃ الکراھۃ لوجود مخصوص الی ان قال) الا ان تکون صغیرۃ لان الصغار جداً تعبد وا لکراھۃ انما کانت باعتبار شبۃ العبادۃ کذا قالو وقد عرفت ما فیہ اہ قال منحۃ الخلق ما فیہ ای ان العلۃ لیست التشبۃ بل عدم دخول الملئکۃ علیھم السلام اہ اقول کل کلا مہ ھھنا ماخوذ عن الحلیۃ و ان لم یعز الیھا ولم یقدم ما قدم ھو لنفی علیہ التشبۃ من لزوم ان لاتکرہ اذا لم تکن امامہ ولا فوقہ فلم یستقم لہ قولہ قد عرفت ما فی ھذا۔

ترجمہ :توانہوں نے فرمایا نماز ایسے گھر میں جس میں جاندار کی تصویر بے حرمتی کے ساتھ پڑی ہو مکروہ نہیں حالانکہ حدیث کا مفہوم عام ہے کہ ملائکہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں جاندار کی تصویر یا کتا ہو اور یہ تصویر کے ناجائز ہونے کی علت ہے یہ حکم اس لئے کہ دوسری احادیث موجود ہیں یہ رخصت دلیل خاص کی وجہ سے ہے اس حدیث کے مفہوم عام تخصیص کا فائدہ دے رہی ہے یہاں تک کہ صاحب بحر نے فرمایا کہ اس حکم سے وہ تصویر مستثنیٰ ہے جو اتنی چھوٹی ہو کہ دیکھنے والے کو دور سے نظر نہ آئے اس لئے کہ بہت چھوٹی تصویریں پوجی نہیں جاتی اور کراہت تشبہ عبادت کے اعتبار سے تھی اور علماء نے اسی طرح ہی کہا ہے اور اس میں جو نظر ہے تم جان چکے۔ منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق میں فرمایا کہ صاحب بحر الرائق نے یہ جو

فرمایا میں جو نظر ہے تم جان چکے اس کا مطلب یہ ہے کہ تصویر تصویر کے مکروہ ہونے کی علت تشبہ عبادت نہیں بلکہ ملائکہ علیہم السلام کا گھر میں آنے سے باز رہنا علت ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اس جگہ صاحب بحر کا پورا بیان حلیہ سے ماخوذ ہے اور اگر چہ اس کی طرف نسبت نہیں کی اور انہوں نے وہ کلام پہلے نہیں ذکر کیا جس کو صاحب حلیہ نے علت تشبہ کے لئے نفی پر مقدم رکھا۔ یعنی انہوں نے فرمایا کہ صورت میں لازم آتا ہے کہ اگر مصلّی کے سامنے یا اوپر نہ ہو وہ مکروہ وممنوع نہیں اس لئے کہ علت تشبہ نہیں پائی جاتی تو صاحب بحر کا یہ اعتراض جو انہوں نے یہ کہکر کیا (اس میں جو نظر ہے وہ تم جان چکے) ان کو راست نہ آیا۔

فائدہ:

اور حضرت مولانا مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب قبلہ نے اس کی طرف توجہ دلائی۔ مترجم غفرلہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اب عرف بدل گیا کفار بہت چھوٹی تصویریں بسوں گاڑیوں میں لگاتے ہیں لہذا ان میں بھی کراہت ہونا چاہیئے۔ وکم من حکم یختلف باختلاف الزمان اور نماز ایسی چھوٹی تصویروں کے سامنے مکروہ ہونا چاہیئے جب کہ مصلّی ان کے قریب کھڑا ہو ہاں اگر ان تصویروں سے کچھ فاصلے پر ہوں جہاں سے وہ تصویر نمایاں نہ ہوں اس صورت میں نماز مکروہ نہ ہوگی کہ ایسی صورت میں وہ تصویریں مصلّی کے حق میں اس کے سامنے نہیں جیسا کہ ان چھوٹی تصویروں کے وصف لا تظھر للناظر علی بعد۔ دیکھنے والے کو دور سے نظر نہ آئے سے مستفاد ہوتا ہے پھر یہ امر مقرر ہے کہ شئی کا وصف شئی مرتب ہونے والے کے لئے علت ہوتا ہے تو چھوٹی

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تصویروں میں جو اس وصف کی قید لگائی گئی کہ دیکھنے والے کو دور نظر نہ آئے یہ وصف عدم کراہت کی علت ہے۔ علت جہاں جہاں پائی جائیگی اس سے جو حکم معلول ہے وہ بھی متحقق ہوگا بنابریں عدم کراہت کا حکم کچھ چھوٹی تصویروں پر مقصود نہ ہونا چاہیئے بلکہ بڑی تصویروں کے سامنے بھی نماز مکروہ نہ ہونے کا حکم ہونا چاہیئے جب کہ مصلی اتنے فاصلے پر ہو اگر وہ خاشعین کی سی نماز موضع سجود پر نگاہ جما کر پڑھے تو تصویریں اُسے نظر نہ آئیں اور اس کی نظیر مسجد کبیر اور صحراء میں نمازی کے سامنے گزرنے کا مسئلہ ہے وہاں بھی جواز مرور کی بنا اس پر رکھی ہے کہ گزرنے والا اتنے فاصلے سے گزرے کہ خاشعین کی سی نماز پڑھنے والے کی نگاہ اس پر نہ پڑے ایسی صورت اسٹیشن وغیرہ پر جگہ جگہ تصاویر کے آویزاں ہونے کی وجہ سے اکثر پائی جاتی ہے لہذا الشرط مذکور عدم کراہت نماز کا حکم ہونا چاہیئے ولم ارہ منقولا ولیحرر فتامل۔

جائے نماز پر تصویر کا حکم:

پھر محقق محقق حلبی نے اثنائے کلام میں دو علت باقی اعنی تشبہ و تعظیم کی طرف بھی میل فرمایا یہاں تک کہ صورت تشبہ و تعظیم کو موجب ٹھہرایا اور بحر نے بدستور اتباع کیا۔

وھذا انص الحلیة بعدما قدمنا عنھما و ذکر الاحادیث المخصصة قال نعم علی ھذا یقال ینبغی ان لا تکرہ الصلوة علیٰ بساط فیه صورة و ان کانت فی موضع السجود لان ذالك لیس بمانع من دخول الملئکة کما افادته ھذا النصوص فان قلت الکراھة فی ھذہ الصورة انما ھی معللة بالتشبة بعبادة الاصنام

لاغیر قلت یمکن ان یقال وجود التشبة المذکورة فی ھذہ الصورة ممنوع فان عباد التماثیل والصور لا یسجدون علیھا و انما ینصبونھا ویتوجھون الیھا بل الذی ینبغی ان یکرہ علیٰ ھذا ما اذا کانت الصورة امامه لا فی موضع سجودہ تکون فی الصلوة صورة التشبة بالعبادة لھا فی حالة القیام والرکوع ثم فی حالة السجود علیھا ان لم یوجد التشبة بعبادتھا فھو لا بغیری عن نوع شبه تعظیم الصور لان ذالك یشبه فی الصورة الخضوع لھا و تقبیلھا ولا باس بھذا التوجیه و ان لم یذکروہ۔

ترجمہ: ہاں اس پر (یعنی یہ جو کہا گیا کہ تصویر کی وجہ کراہت فرشتوں کا نہ آنا ہے) یہ کہا جائے گا کہ تو چاہیئے کہ ایسی جانماز پر جس میں تصویر ہو اگرچہ سجدہ کی جگہ میں ہو نماز مکروہ نہ ہو اس لئے کہ ایسی صورت ملائکہ کے دخول سے مانع نہیں تو اب اگر تم یہ کہو کہ کراہت نماز کی وجہ بت پرستی کی مشابہت ہے میں یہ کہوں گا کہ مشابہت مذکورہ اس صورت میں ممنوع ہے اس لئے مجسموں اور تصویروں کو پوجنے والے ان پر سجدہ نہیں کرتے وہ تو انہیں کھڑا کر دیتے ہیں اور ان کی طرف توجہ کرتے ہیں تو نماز اسی صورت میں مکروہ ہونا چاہیئے جب کہ صورت اس کے سامنے ہو نہ اس کی سجدہ کی جگہ میں اللہ تو مدد فرما ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب تصویر نمازی کے سامنے موضع سجدہ میں ہوگی تو قیام و رکوع کی حالت میں صنم پرستی سے مشابہت پائی جائے گی اور سجدہ کی حالت میں اگرچہ مشابہت مذکورہ نہیں ہے مگر اس پر سجدہ کرنا تصویر کی تعظیم کے شبہ سے خالی نہیں ہے اس لئے کہ اس میں تصویر کے لئے عاجزی اور اس کو

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

چومنے کا شائبہ ہے اور یہ توجیہ اچھی ہے اگرچہ علماء نے اسے ذکر نہیں کیا۔

علامہ شامی نے تشبہ و تعظیم دو علتیں رکھی اور امتناع ملائکہ سے تعلیل کو نامناسب ٹھرایا اولا باتباع ہدایہ وغیرہ فرمایا۔

علة كراهة الصلوة بها التشبه

کراہت نماز کی وجہ تصویر کے ساتھ صنم پرستی سے مشابہت ہے۔

پھر چند قول کے بعد لکھا:

قد ظهر من هذا ان علة الكراهة فى المسائل كلها اما التعظيمه او التشبة علىٰ خلاف ما ياتى۔

کراہت کی وجہ تمام مسائل میں یا تو تعظیم ہے یا مشابہت۔

پھر ایک صفحہ کے بعد کلام مذکور حلیہ و بحر تلخیص کر کے فرمایا۔

اقول الذى يظهر من كلامهم ان العلة اما التعظيم او التشبة كما قدمناه والتعظيم اعم كما لو كانت عن يمينه او يساره او موضع سجوده فانه لاتشبه فيها بل فيها تعظيم وماكان فيه تعظيم وتشبة فهو اشد كراهة وخبر جبرئيل عليه الصلوة والسلام معلول بالتعظيم بدليل الحديث الاخر وغيره فعدم دخول الملئكة انما هو حيث كانت الصورة معظمة وتعليل كراهة الصلوة بالتعظيم اولىٰ من التعليل بعدم الدخول لان التعظيم قد يكون عارضا لان الصورة اذكانت على بساط مفروش تكون مهانة لاتمنع من الدخول و مع هذالوصلى على ذالك البساط وسجد عليها تكره لان فعله ذالك تعظيم لها والظاهر ان الملئكة لا تمنع من الدخول بذالدر الفعل

العارض۔

میں کہتا ہوں کہ علماء کے کلام سے ظاہر یہ ہے کہ علت کراہت یا تو تعظیم ہے یا صنم پرستی سے مشابہت اور تعظیم عام ہے چنانچہ تصویر نمازی کے دائیں یا بائیں ہے تو صنم پرستی سے مشابہت نہیں ہے لیکن تعظیم ہے (لہذا نماز مکروہ ہوگی) اور جب تعظیم اور تشبہ دونوں ہو تو کراہت شدید تر ہے اور جبرئیل علیہ السلام کی حدیث (جس میں آیا کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو) اس کی علت بھی تعظیم ہی ہے لہذا ملائکہ کا نہ آنا اس صورت میں ہے کہ جب تصویر معظم ہو تو کراہت کی وجہ تعظیم کو قرار دینا ملائکہ کا نہ آنا بتانے سے بہتر ہے اس لئے کہ تعظیم کبھی عارضی ہوتی ہے اس لئے کہ اگر تصویر بچھی ہوئی بساط پر ہو تو ذلیل ہوگی اس کے باوجود اگر اسی جانماز پر نماز پڑھی اور تصویر پر سجدہ کیا نماز مکروہ ہوگی اس لئے کہ ایسا کرنا تصویر کی تعظیم ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ملائکہ دخول سے عارضی فعل کی وجہ سے نہ رکیں گے۔

عجب یہ کہ علامہ قوام کاکی نے درایہ میں بعض صورت میں تعظیم و تشبہ دونوں منتفی مانکر کراہت ثابت مانی درمختار میں ہے۔

لكنها فيه اليسر لانه لاتعظيم فيه و لا تشبة۔

لیکن اس صورت میں کراہت تنزیہی ہے اس لئے کہ اب نہ تعظیم ہے نہ مشابہت ہے۔

معراج علامہ شامی نے اس نفی کی یہ توجیہ کی:

قلت وكان عدم التعظيم فى التى خلفه وان كانت فى استدبارها استهانة لها فيعارض ما فى تعليقها من التعظيم بخلاف

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ما علی بساط مفروش ولم یسجد علیها فانها مستهانة من کل وجه۔

میں کہوں گا کہ تعظیم یوں نہیں ہے کہ اس کی طرف پیٹھ کرنا اس تعظیم کے معارض ہو برخلاف اس کے اگر بچھی ہوتی جانماز پر ہو اور اس تصویر پر سجدہ نہ کرے تو اس میں پوری طرح اہانت ہے۔

اقول: اور عجب تر یہ ہے کہ باوصف انتفائے وصفین اثبات کراہت کی یہ توجیہ فرما کر اس کے متصل ہی وہ لکھا کہ۔

قد ظهر من هذاان علة الکراهة فی المسائل کلها التعظیم والتشبة وهل هو الاتفریع علیٰ النقیضین

ترجمہ: اس سے ظاہر ہوا کہ تمام مسائل میں کراہت کی علت تعظیم و تشبہ عبادت ہے اعلیٰ حضرت نے شامی کے اس کلام پہ یوں اعتراض کیا کہ یہ مسئلہ کی نقیض سے اس کی فرع نکالنا نہیں تو اور کیا۔

یہ ہیں بظاہر سات رنگ کے اقوال وانا اقول و باللہ التوفیق و بہ الوصول الٰی ذری التحقیق افادات مشائخ کرام کہ ہدایہ واتباع ہدایہ میں مذکور ہوئے ضرور حق وصحیح اور ہر غبار سے پاک و نجیح ہیں بے شک ہوا تشبہ کے کچھ علت نہیں۔ اور بے شک امتناع ملائکہ علت ہے متاخرین کے اختلافات وہر دوبات کا منشاء ان امور ثلثہ میں تفارق سمجھنا ہے حالانکہ ان میں باہم تلازم۔ تشبہ عبادت۔ بے تعظیم ناممکن ہونا تو بدیہی کہ عبادت غایت تعظیم ہے جہاں اصلا کسی طرح شائبہ تعظیم نہ ہو وہاں شائبہ عبادت کیا معنیٰ ولہذا اگر ایسا مفروش میں تصویر ہو اور وہ بساط جانماز نہ ہو نہ مصلیٰ تصویر پر سجدہ کرے تو ہمارے ائمہ کے اجماع سے اصلا کراہت نہیں کہ اب وجہ تعظیم نہ ہوئی تو تشبہ

کراهة جعلها فی البیوت لاجل الحدیث وقد تقدم عن الفتح انه خلاف صریح کلامهم اقول خلاف صریح کلام محرالمذهب محمد حیث قال فی موطاه بعدما روی حدیثا فی المعنیٰ و بهذا ناخذ ما کان فیه من تصاویر من بساط یبسط او فراش یفرش او وسادة فلا باس بذالك انما یکره من ذالك فی الستر و ما ینصب نصابا وهو قول ای حنفیة والعامة من فقها ئنا۔

معلوم ہوا کہ عتابی کا قول اس تصویر کو جو پیروں کے نیچے ہو مکروہ کہنا اس حدیث کی وجہ سے درست نہیں اور فتح القدیر سے گزرا کہ یہ قول علماء کے کلام کے خلاف ہے بلکہ محرر مذہب حنفی امام محمد کے صریح کلام کے بھی خلاف ہے اس لئے کہ انہوں نے ایک حدیث بالمعنیٰ روایت کر کے فرمایا اس حدیث سے ہم اس جانماز فرش وغیرہ (جو بچھے ہوئے ہوں) کا حکم دیتے ہیں کہ ان میں حرج نہیں مکروہ وہ تصویر ہے جو پردہ میں یا جو نصب کی گئی ہو یہی قول ابو حنیفہ اور ہمارے مذہب کے عام فقہاء کا ہے۔ (اھ)

وقد روی الطبرانی الاوسط عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه رخص فیما کان یؤطا و کره ما کان منصوبا۔

اور طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تصویر کی اجازت دی جو نیچے پڑی ہو اور اس کو ناپسند کیا جو نصب ہو۔

ردالمحتار نے ٹھیک کہا کہ:

عدم دخول الملئکة انما هو حیث کانت الصورة معظمة

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ملائکہ کا نہ آنا اس وقت ہے جب تصویر معظم ہو۔

گھر میں کتا یا تصویر کا ہونا:

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے:

قال الخطابی انما لا تدخل الملئکة بیتا فیه کلب او صورة مما یحرم اقتناء من الکلاب و الصور و اما ما لیس بحرام من کلب الصید و الزرع و لماشیة و من الصورة التی تمتهن فی السباط والوساده وغیرهم بدون علم و ما مثله الا کنجاسة معفوة شرعاً و اخریٰ کثیرة صلی معها من دون علم بها اما ما ذکر فی الصورة فلا الصریح حدیث جبرئیل المذکور و ایضا اخری البخاری والامام احمد عن ام المؤمنین انها اتخذت علی سهوة لها ستراً فیه تماثیل فهتکه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت فاتخذت منه نمر قتلین فکانتا فی البیت تجلس علیها زاد احمد ولقد رائیته متکئا علی احدهما وفها صورة اه وماکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لیمترك فی البیت شیئا یمنع دخول جبریئیل علیه الصلوة والتسلیم بل فی حدیثها رضی الله تعالیٰ عنها عند الطحاوی قالت اشتریت نمرقة فیها تصاویرفلما دخل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرأها تغیر ثم قال یا عائشة ماهذه فلا یمنع دخول الملئکة بیته قال النودی والاظهر انه عام فی کل کلب و صورة و انهم یمتنعون من الحمیع لاطلاق الاحادیث ولان الحرو الذی کان فی بیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تحت السریر کان له فیه عذر ظاهر لانه لم یعلم به و مع هذا امتنع جبرئیل علیه الصلوة

والسلام من دخول البیت و علله بالحرواه مانقله القاری مقراً علیه۔

خطابی نے کہا فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس گھر میں ایسا کتا یا تصویر ہو جس کا رکھنا حرام ہے لیکن وہ کتا جس کا رکھنا حرام نہیں ہے جیسے شکار کھیت یا جانوروں کی حفاظت کا کتا اور وہ تصویر جو بساط یا تکیہ میں بروجہ اہانت ہو دخول ملائکہ سے مانع نہیں امام نووی نے فرمایا اور ظاہر تر یہ ہے کہ روایت جس کی شرع نے کسی حاجت کی وجہ سے رخصت دی اور اس فعل میں جو انجانے میں شرعی رخصت کے بغیر واقع ہو بڑا فرق ہے اور اس کی مثال تو ایسی نجاست کی طرح ہے جو شرعا معاف ہو اور دوسری صورت میں نجاست کثیرہ کی طرح ہے کہ جس کے انجانے میں کوئی نماز پڑھ لے۔ اور امام نووی نے تصویر کے بارے میں جو کچھ کہا تو وہ اپنے عموم پر صریح حدیث جبرئیل کی وجہ سے مسلم نہیں اور نیز امام بخاری اور امام احمد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا کہ انہوں نے اپنے حجرہ پر ایک پردہ ڈالا جس میں تصویریں تھیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پھاڑ دیا حضرت عائشہ نے فرمایا تو اس پردے کا دو تکیئے بنالئے تو وہ دونوں تکیئے میرے گھر میں رہے ہم اس پر بیٹھتے تھے امام احمد اس روایت میں اور اتنا زیادہ کیا اور میں نے یعنی حضرت عائشہ حضور علیہ السلام کو دیکھا ان دو تکیوں میں سے ایک پر ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں اور اس میں تصویر تھی اھ اور حضور علیہ السلام کی یہ شان نہیں کہ ایسی چیزیں اپنے گھر میں چھوڑے جو جبرئیل علیہ السلام کو گھر میں آنے سے مانع ہو بلکہ امام طحاوی کا مفہوم ہر کتے اور ہر تصویر میں ہے اور ملائکہ علیہم السلام ہر قسم کے کتے اور تصویر کی موجودگی کی صورت میں گھر میں آنے سے باز رہتے ہیں اس لئے کہ احادیث مطلق ہیں اور اس لئے وہ پلا جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وسلم کے گھر میں ان کے پلنگ کے نیچے تھا سرکار کے لئے اس میں کھلا عذر تھا اس لئے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اس کا علم نہ تھا اور اس کے باوجود جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام گھر میں داخل نہ ہونے اور گھر میں نہ آنے کی وجہ پلے کی موجودگی بتائی اس مضمون کے اخیر تک جو ملا علی قاری نے نقل کر کے مقرر رکھا ہے۔

اقول: ما قاله الامام النووی رحمة الله تعالیٰ ورحمنا به محتمل فی الكلب علی نزاع ظاهر فيما استدل له به و ان تبعه فيه الشيخ فی اشعة اللمعات ورجع اخراً الیٰ استثناء كلب يحل اقتناء ه و ذالك لانه كم من فرق مارخصه الشرع لحاجة و بين ما وقع من غير المرخص فقلت نمرقة اشتريتها لك تقعد عليها قال انا لا ندخل بيتا فيه تصاوير فالحق ان الامتناع مختص لغير المهانة والله تعالیٰ اعلم.

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول کہ امام نووی واللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے، اور ان کے وسیلے سے ہم پر رحم فرمائے (نے جو فرمایا وہ مسئلہ سگ (کتا) میں محتمل ہے علاوہ ازیں وہ اپنے دعوے کے لئے جو دلیل لائے اس میں کھلا نزاع ہے اگرچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے امام نووی کی پیروی کی اور اخر میں انہوں نے اس کتے کی استثناء کی طرف رجوع فرمایا جس کو پالنا شرعاً حلال ہے۔ اور اس لئے کہ اس عمل کے یہاں حضرت عائشہ کی حدیث یوں ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک تکیہ خریدا ہے کہ جس میں تصویریں تھیں جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام میرے پاس داخل ہوئے پھر حضور علیہ السلام اس تکیہ کو دیکھا تو سرکار کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا آئے عائشہ یہ کیا ہے تو میں نے عرض کیا یہ تکیہ ہے جو میں نے آپ کے لئے

خریدا ہے کہ حضور اس پر جلوس فرمائیں حضور نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں تو حق یہ ہے کہ ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کا گھر میں نہ آنا خاص اس صورت میں ہے جب کہ تصویر جائے اہانت نہ رکھی ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

تکیہ یا فرش میں تصویر کا ہونا:

تو ظاہر ہوا کہ تینوں علتیں متلازم ہیں اور تینوں سے تعلیل صحیح ہے اور ان میں سے ہر ایک میں حصر بھر کر سکتے ہیں اور مغز تحقیق یہ ہے کہ اصل علت تعظیم ہے تعظیم ہی سے تشبہ پیدا ہوتا ہے اور تعظیم ہی سے ملائکہ رحمت نہیں آتے ولہذا اہانت کی صورتیں جائز رکھی گئیں کہ فرش میں ہوں جس پر بیٹھیں کھڑے ہوں پاؤں رکھیں یہ تقریر کلام مشائخ میں ہے واللہ الحمد۔ ثم اقول جب کہ ہر تعظیم تشبہ عبادت صورت ہے اور تشبہ عبادت ملائکہ کے لئے قطعاً موجب نفرت تو عارض ولازم میں ۔۔۔ تفرقہ محض بے اصل تعلیق ونصب میں بھی تعظیم اسی فعل سے عارض ہوئی نہ کہ نفس ذاہ صورت کو لازم تھی تو بسادا مفروش میں جب تصاویر کو موضع سجود میں رکھ کر ان پر سجدہ کیا جائے گا بعینہ انہیں معلق و منصوب کرنے کے مثل ہوگا اور اس وقت دخول ملائکہ کو منع کریگا۔ ان کا امتناع بوجہ تعظیم تھا اور پائی گئی۔

فما استظهره الشامی غیرظاهر فان فرق بان جعلها فی المفروش اهانة لها فتعارض تعظيم السجود عليها فذالك امراً اٰخراً غير كون التعظيم عارضا وستعلم ما فيه بعون الله تعالیٰ اما قول الحلية ذالك ليس بمانع من دخول الملئكة كما افادته هذه النصوص فاقول لم تفد النصوص ان مجرد جعلها فی فراش ا

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وسادة یخرجھا عن منع الملئکة بل قیدتہ بقولہ منبوذ تین تو طان ۔ وللنسائی فی روایة یجعل بساطا یوطاء و للطبرانی فی الاوسط رخص فیما کان یوطا فمن جعلھا فی بساط ثم علقہ علی الجدار کالاستار او وضعہ علی الراس حرم قطعا فمنع الملئکة من الدخول فکذا من جعلھا فی بساط ثم سجد علیھا و بالجملة القصد ھو الامتھان المطلق ولم یحصل الاتری الیٰ ما فی البحر عن المحیط اذا کانت علی الوسادة ان کانت قائمة یکرہ لانہ تعظیم لھا و ان کانت مفروشة لا یکرہ اہ والیٰ ما فی الحلیة من شرح الجامع الصغیر للامام البزدوی یکرہ ما یکون علی الوسائد الکبارای لانتصابہ بکبرھا و کذالک کل شئی ینصب فیصیر تعظیمالہ فاما اذا کان تحقیراً لہ فلا باس کالبساط المفروش والوسادة الملقاة لان فی ذالک استھانة بالصورة اہ و قد تقدم معناہ عن الھدایة والکافی والتبیین۔

توشامی نے جسے ظاہر سمجھا وہ غیر ظاہر ہے اب اگر فرق کیا جائے کہ تصویر کو فرش میں رکھنا اہانت ہے اور یہ اہانت اس سجدہ کی تعظیم کے معارض ہے تو یہ چیز دیگر ہے تعظیم کا عارضی ہونا نہیں اور بعون اللہ تعالیٰ اس تفریق میں جو نقص ہے اسے تم عنقریب جان لوگے اور حلیہ کا یہ قول کہ بچھی ہوئی جانماز پر سجدہ کرنا دخول ملائکہ سے مانع نہیں جیسا کہ احادیث کا مفاد ہے میں کہتا ہوں کہ احادیث کا یہ مفاد نہیں کہ محض فرش یا تکیہ میں ہونا تصویر کو کراہت سے نہ نکالے گا کہ مانع ملائکہ نہ ہو بلکہ کراہت اس وقت نہیں ہے جب فرش یا تکیہ نیچے پڑے ہوں کہ اس پر پیر رکھے جاتے ہوں نسائی کی روایت میں ہے اس

پردہ کو بساط بنایا جائے جو روندی جائے اور طبرانی کی روایت اوسط میں ہے کہ حضور نے وہ تصویر جائز رکھی جو بساط وغیرہ میں ہو تو اگر کسی نے تصویر بساط بنائی اور بساط کو دیوار پر لٹکایا اسے سر پر رکھا یقیناً حرام ہے اور ملائکہ کو دخول سے مانع ہے اسی طرح وہ جس نے اس بساط پر سجدہ کیا جس میں تصویر ہو بالجملہ مقصود تصویر کی اہانت ہے اور اس پر سجدہ کرنے میں اہانت نہیں ہوئی بحر میں محیط سے ہے تصویر تکیہ پر ہو اگر تکیہ کھڑا ہے مکروہ ہے اس لئے کہ یہ تصویر کی تعظیم ہے اور اگر بچھا ہو تو مکروہ نہیں مختصراً کیا تم نے اس کی طرف توجہ نہ کی جو حلیہ میں امام بزدوی کی شرح جامع صغیر سے ہے یعنی جاندار کی ایسی تصویر کا جھکاؤ تکیوں پر ہوتی ہے مکروہ وممنوع ہے یعنی یہ حکم اس لئے کہ تصویر تکیے کے بڑے نصب ہو جائیگی اور یوں ہی ہر وہ تصویر جو کہ نصب ہو ایسی حالت میں اس کی تعظیم ہوگی لیکن جس صورت میں تصویر کی توہین ہو تو اس میں حرج نہیں جیسے کہ باتصویر بچھا ہوا فرش اور افتادہ تکیہ اسلئے کہ ان صورتوں میں تصویر کی توہین ہے اھ اور اس کا مفہوم ہدایہ اور کافی تبیین سے گزر چکا۔

ثم اقول: تصویر کہ مصلّی کے پس پشت ہو اسی حالت میں مکروہ ہے کہ منصوب یا معلّق یا دیوار پر منقوش یا چسپاں یا آئینہ میں لگی ہو اور یہ قطعاً تعظیم ہے۔

فانتفی قول المراج لاتعظیم فیہ و لاتشبة کما تقدم و لیت شعری اذا نتفیا فما الموجب للکراھة فان میل الی التمسك بامتناع الملئکة قلنا اذ لا تعظیم فلا امتناع۔

معلوم ہوا کہ معراج کا یہ قول تصویر کے پیچھے ہونے میں نہ تعظیم ہے نہ صنم پرستی کی مشابہت درست نہیں کہ اس لئے کہ جب دونوں باتیں منتفی تو

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کراہت کا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ کراہت کا سبب ملئکہ کا نہ آنا ہے ہم کہیں گے جب تعظیم ہی نہیں تو فرشتوں کا نہ آنا کیا معنی۔

ثم اقول: شرع مطہر نے جس شئی کی تعظیم حرام اور توہین واجب کی اس سے اگر ایسا برتاؤ کیجئے جس میں ایک جہت سے توہین اور دوسری جہت سے تعظیم ہو وہ حرام و ناجائز ہی ہوگا اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ تعظیم و توہین متعارض ہو کر برابر ہو گئیں۔

اذلا يجتمع الحلال و الحرام الاغلب الحرام واعتبر ھذ البمن يقبل الوثن ويضربه بالنعل فهل يقال تكافا التقبيل و الضرب فيجوز كلا بل يحرم لانه خلط عملا صالحا و آخر سيئا۔

اس لئے کہ حلال و حرام جب بھی جمع ہوں گے ترجیح حرام کو ہوگی اور اس کو یوں سمجھو کہ ایک شخص بت کو سجدہ کرتا ہے اور جوتی سے کمارتا بھی ہے تو کیا یہ کہا جائیگا کہ چومنا اور مارنا برابر ہو گیا لہذا جائز ہے ہرگز نہیں بلکہ حرام ہی رہے گا اس لئے کہ اس نے اچھا اور برا عمل ملا دیا۔

ولہذا المحرر المذہب امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ ورحمنا بہ نے کتاب الاصل میں سجادہ یعنی جانماز میں تصویر کا ہونا مطلقا مکروہ ٹھہرایا یہ کہ جانماز معظم ہے تو اس میں تصویر ہونا تصویر کی تعظیم ہے اور یہ لحاظ نفرمایا کہ جانماز زمین پر بچھائی جائیگی اور زمین پر بچھانا تصویر کی توہین ہے اس پر پاؤں رکھا جائیگا اور یہ غایب توہین ہے تو وجہ وہی ہے کہ تعظیم مطلقا مکروہ ہے اگرچہ اس کے ساتھ توہین بھی ہو جیسے معظمان دینی کی توہین مطلقا حرام ہے اگرچہ اس کے ساتھ ہزار تعظیمیں بھی ہوں۔

تصویر کی تعظیم و تشبہ:

ہدایہ میں ہے:

اطلق الكراهة فى الاصل لان المصلىٰ معظم

عنایہ میں ہے:

معناه ان البساط الذى اعد للصلاة معظم من بين سائر البسط فاذا كان فيه صورة كان نوع تعظيم لها و نحن امرنا باها نتها فلا ينبغى ان تكون فى المصلىٰ مطلقا سجد عليها او لم يسجد

ترجمہ: معنیٰ یہ ہے کہ وہ بساط جو نماز کے لئے مقرر ہے وہ تمام بساطوں سے معظم ہے تو اس میں تصویر ہونا تصویر کی ایک طرح تعظیم ہے اور ہمیں اس کی اہانت کا حکم ہوا ہے تو مناسب نہیں کہ تصویر جانماز میں ہو چاہے اس پر سجدہ کرے یا نہ کرے۔

اسی طرح تبیین وغیرہ میں ہے:

فانتفىٰ ما وجد به العلامة الشامى عدم التعظيم فيما اذا كانت خلفه على سترا و حائط و استقر عرش التحقيق على تلازم العلل الثلاث ولله الحمد۔

ترجمہ: تو شامی نے اس صورت میں جب کہ تصویر مصلّی کے پیچھے پردے میں یا دیوار میں ہو تصویر کی تعظیم جو توجیہ کی وہ منتفی ہوگی اور تینوں علتوں کے متلازم ہونے پر عرش تحقیق ثابت ہو گیا وللہ الحمد۔

ثم اقول و باللہ التوفیق تشبہ دو قسم ہے ایک عام کہ مطلقا تصویر ممنوع کو بروجہ تعظیم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

كما تقدم تحقيقه و التصريح به عن الامام فحر الاسلام

جیسا کہ اس کی تحقیق اور تصریح امام فخر الاسلام سے گزرا۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دوسرا تشبہ خاص کہ اس کے علاوہ نفس نماز میں مصلی کے کسی فعل و ہیئات سے ظاہر ہو مثلاً تصویر کو سامنے رکھ کر اس کی طرف افعال نماز بجالانا یہ اشد واخبث ہے یہ ضرور نفس تعظیم سے اخص ہے۔

وعلیہ یصدق قول الشامی التعظیم اعم وقول الحلیۃ ان لیس مدرا بل یوجب الزیادۃ۔

اور اس پر امام شامی کا قول صادق آتا ہے کہ تعظیم عام تر ہے اور حلیہ کا قول تشبہ مدار حرمت نہیں بلکہ وہ شدت حرمت کا موجب ہے۔

جہاں یہ ہو نماز میں کراہت تحریم ہوگی ورنہ مکان میں اس کا بروجہ تعظیم رکھنا قطعاً ممنوع و گناہ ہے۔

فی الحلیۃ و البحر ورد المحتار ھذہ الکراھۃ کراھۃ تحریم زاد فی البحر ینبغی ان یکون حراما لا مکروھا ان ثبت الاجماع او قطعیۃ الدلیل لتواترہ۔

ترجمہ: حلیہ و بحر و رد المحتار میں ہے یہ کراہت تحریمی ہے بحر میں مزید کہا کہ چاہیئے کہ حرام ہو نہ کہ مکروہ بشرطیکہ اجماع یا دلیل کا قطعی متواتر ہونا ثابت ہو۔

اور اس کے سبب نماز میں کراہت تنزیہی آئے گی عنایہ میں ہے۔

لان تنزیہ مکان الصلاۃ عما یمنع دخول الملئکۃ مستحب۔

اس لئے کہ مکان کو ایسی چیز سے خالی کر جو دخول ملائکہ سے مانع ہو مستحب ہے۔

حاشیہ علامہ سعدی آفندی میں ہے:

فتکون الکراھۃ تنزیھۃ (تو کراہت تنزیہی ہوگی)

یہ ہے وہ کراہت جو محقق نے مکان سے نماز کی طرف ساری مانی ہمارے اس بیان سے ظاہر ہوا کہ مسئلہ تصاویر میں در بارہ نماز جو لفظ کی کرہ کتب میں ارشاد ہوا اس سے مراد کراہت تحریمی و تنزیہی سے عام ہے۔

وعلیہ یستقیم قول الشامی ظاہر کلام علمائنا ان مالا یوثر کراھۃ فی الصلاۃ لا یکرہ ابقاؤہ وقد صرح فی الفتح وغیرہ بان الصورۃ الصغیرۃ لاتکرہ فی البیت اھ والا فعلۃ کراھۃ التحریم فی الصلاۃ ھو التشبۃ الخاص و فی الابقاء ھو التعظیم وقد اعترف انہ اعم من التشبۃ وانتفاء الاخص لا یوجب الاعم اقول و ظھر بما قررنا ان السوال الذی ذکرہ المحقق لم یکن واردا من اصلہ فان المنتفی عند الاستدبار ھو التشبۃ الخاص ولاتنحصر الکراھۃ فیہ' واقول ظھر ایضا ان الجواب الذی ابداہ لیس مما ابداہ بل ھو مفاد کلام المشایخ و تعلیلھم بامتناع الملئکۃ۔

ترجمہ: اور اس تقریر سے اس کا قول درست ہوگا ہمارے علماء کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ وہ تصویر جو نماز کی کراہت میں موثر نہ ہو اس کا باقی رکھنا مکروہ نہیں ہے اور فتح القدیر وغیرہ میں اس کی تصریح کی کہ چھوٹی تصویر گھر میں مکروہ نہیں ورنہ نماز میں تصویر کی کراہت تحریم کی علت تشبہ خاص ہے اور گھر میں تصویر کو باقی رکھنے میں تعظیم ہے اور بلاشبہ شامی نے خود اعتراف کیا تعظیم تشبہ سے عام تر ہے اور خاص کا انتفاء عام کے انتفاء کو موجب نہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول ہماری تقریر سے ظاہر ہوا کہ (محقق کمال ابن ہمام) جو سوال وارد فرمایا وہ سرے سے وارد ہی نہیں اس لئے کہ تصویر کی طرف پیٹھ ہونے کی صورت میں منتفی تو تشبہ خاص ہے اور کراہت اس میں منحصر ہی نہیں۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول اور میں کہتا ہوں نیز ظاہر ہوا کہ محقق نے جو جواب دیا وہ ان کی ایجاد نہیں بلکہ وہ مشائخ کے کلام کا حاصل ہے اور جو مشائخ نے ملائکہ کے گھر میں آنے سے باز رہنے کو تصویر کی حرمت کی علت قرار دیا اسی کا مفاد ہے۔

سجدۂ تصویر مشابہ عبادت:

واقول ظهر ايضا ان السوال الذى اورد المحقق الحلبى على مسالة السجود على التصوير لم يكن و ارد ايضا لانه ان انتقى فيه فالتشبة الخاص بل لا نسلم انتفاءه ايضا فان السجود على التصوير يشبه عبادته قطعا كما نص عليه فى الكافى و السجود عليها يشبه عبادة الاوثان و والتبيين ونصه السجود عليها يشبه عبادتها فيكره فانتقى ماذكر العلامة الشامى ان لا تشبة فيه"

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول اور نیز ظاہر ہوا وہ سوال جو محقق حلبی نے جاندار کی تصویر کے سجدہ پر وارد کیا وہ بھی کچھ وارد نہیں اس لئے کہ اگر وہاں کچھ منتفی ہے تو تشبہ خاص ہے بلکہ ہم اس کا منتفی ہونا بھی تسلیم نہیں کرتے اسلئے تصویر پر سجدہ کرنا یقیناً اس کی عبادت کے مشابہ ہے جیسا کہ کافی میں صاف تصریح فرمائی اور کافی کی عبارت یہ ہے کہ تصویر پر سجدہ کرنا بتوں کے پرستش کے مشابہ ہے اور تبیین میں صاف کہا اور اس کے لفظ یہ ہیں تصویر پر سجدہ کرنا اس کی عبادت کے مشابہ ہے لہذا یہ مکروہ وممنوع ہے تو علامہ شامی نے جو یہ کہا کہ اس میں تشبہ نہیں یہ منتفی ہو گیا۔

اقول وظهر ايضا انى تنزلنا و سلمنا انتفاء الخاص ان الجواب الذى ابداه فى الحلية وظن انهم لم يذكروه كلامهم

محيط به كما علمت و لله الحمد"

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول نیز ظاہر ہوا اگر ہم تنزل کر کے خاص کے منتفی ہونے کو تسلیم کر لیں تو نیز ظاہر ہوا وہ جواب حلیہ میں ظاہر فرمایا اور یہ گمان فرمایا کہ علماء نے اس کو ذکر نہیں کیا ہے علماء کا کلام اس کو گھیرے ہوئے ہے جیسا کہ تم نے جان لیا واللہ الحمد۔

اقول و بتحقيقنا هذا يحصل التوفيق فى مسالتين الاولىٰ كراهة الصلاة حيث كانت الصورة خلف فمن اثبت وهم الا كثرون و جعله فى التنوير الاظهر اثبت كراهة التنزية ومن نفى وهو الذى مشى عليه صدر الشريعة فى شرح الوقاية و جزم به فى متنه النقاية و اعتمده فى الاغاية كما فى التبيين والدرر والامام العتابى كما فى الفتح وتبعه ابن كمال باشافى الايضاح نفى كراهة التحريم و الثانية الصلاة على سجادة فيها تصاوير اذ لم يسجد عليها نفى الامام محمد الكراهة فى الجامع الصغير واثبتها فى الاصل والكل صحيح بالتوزيع اى يكره تنزيها لا تحريما والوجه فيها وجود التشبة العام دون الخاص وذالك ظاهر فى الاولى اما الثانية فلان وضع التصوير فى المصلىٰ تعظيم له كما سمعت وكل تعظيم له تشبة بعبادته كما علمت و كل صلاة كان معها التلبس بهذا التشبة كرهت ولاينا فيها وجود الاستهانة بوجه آخر كما قدمنا فانتفى ما ذكر ههنا فى الحلية حيث قال قلت يلزم على هذا ان يكون ما فى الاصل موضوعا فى المصلىٰ لا غير و ما فى الجامع فيما عداه و فيه مالا يخفى اه

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwatAhlesunnat.com

ترجمہ: میں کہتا ہماری اس تحقیق سے (یعنی یہ جو تحقیق فرمائی کہ تشبہ دو قسم ہے ایک عام کہ مطلقا تصویر کو بروجہ تعظیم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے دوسرا خاص کہ اس کے علاوہ نفس نماز میں مصلّی کے کسی فعل وہیات سے ظاہر ہو مثلا تصویر کو سامنے رکھ کر اس کی طرف افعال نماز بجالانا) دو مختلف مسئلوں میں تطبیق حاصل ہوتی ہے۔ پہلا یہ کہ نماز کا مکروہ ہونا جب تصویر پیچھے ہو تو جنھوں نے کراہت بتائی ان کی مراد کراہت تنزیہی ہے اور جنھوں نے نفی کی ان کی مراد یہ ہے کہ کراہت تحریمی نہیں ہے دوسرا مسئلہ ایسی جانماز پر نماز پڑھنا جس میں تصویر ہو جب تصویر پر سجدہ نہ کرے امام محمد نے جامع صغیر میں کراہت کی نفی کی اور کتاب الاصل میں کراہت کا قول فرمایا تحریمی نہیں ہے اور دونوں مسئلوں کی وجہ تشبہ عام کا ہوتا ہے اور یہ وجہ پہلے مسئلہ میں ظاہر ہے لیکن دوسرا مسئلہ تو اس لئے کہ تصاویر کا جانماز میں رکھنا ان کی تعظیم ہے اور ہر تعظیم تشبہ ہے اور یہ نماز جس میں تشبہ پایا جائے مکروہ ہے اگر چہ اہانت دوسری وجہ سے ہو مگر وہ تعظیم کے منافی نہ ہوگی مختصراً۔"

اقول: بل کلاھما فی المصلی ولا بعد فیه والتطبیق ماذکرنا قال رحمه الله تعالیٰ والاحسن ان یقال ظاهر الکتابین التعارض فیما عدا موضع السجود فاما ان یکون ما فی الجامع من القید المذکور قیداً اتفاقیا و اما ان یکون ما فی الاصل مقیداً بما فی الجامع اه یرید ان التوفیق اما بارجاع ما فی الجامع الی ما فی الاصل من اطلاق الکراهة سواء کانت فی محل السجود او غیره والتقیید بکونها فیه وقع وفاقا او بارحام ما فی الاصل الی ما فی الجامع مع تحمل المطلق علی المقید۔

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول میں کہتا ہوں بلکہ دونوں مسئلہ مصلّی (جانماز) کے بارے میں اور اس میں بعد نہیں اور دونوں قولوں کی تطبیق ہماری اس تقریر سے حاصل ہے جو ہم نے ذکر کی انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے اور بہتر جواب یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ دونوں کتابوں کا ظاہر جائے سجود کے سوا وہ مقام تعارض ہے یا تو یہ ہے جو قید جامع صغیر میں ہے قید اتفاقی ہے یا جامع صغیر کی اصل میں جو ہے وہ اس صورت کے ساتھ مقید ہو جو جامع صغیر میں بتائی مراد مصنف کی یہ ہے کہ دونوں کلاموں میں موافقت یا تو اس طرح ہوگی کہ جو جامع صغیر میں ہے اس عبارت کو اصل کی عبارت کی طرف لوٹا دیا جائے یعنی باتصویر جائے نماز میں سجدہ کرنے کو مطلقا ناجائز کہا جائے عام ازیں کہ تصویر محل سجدہ میں ہو یا کہیں اور یہ قید کہ تصویر جائے سجود میں ہو محض اتفاقی واقع ہو یا یں طور حکم مطلق کو مقید پر محمول مان کر اصل کے مسئلہ کو مسئلہ جامع صغیر کی طرف لوٹا دیا جائے۔

اقول وکانه منذهذا التحریم لم یتسیرله مراجعة الجامع الصغیر فان عبارته لا تحتمل ماذکر من انعاء القید و انما کان مساعه لو کان منطوقه کراهة الصلاة مقیداً بکون الصوره فی محل السجود فکان یفید عدم الکراهة فی غیره بطریق المفهوم فیقال ان القید اتفاقی ولیس کذالك بل اصل منطوقه ماینافی الاصل اعنی عدم الکراهة فاین المساغ لما ذکر واهذا نص الجامع لا باس ان یصلی علیٰ بساط فیه تصاویر ولا یسجد علی التصاویر اه قال رحمه الله تعالیٰ وهذا اولیٰ (ای الثانی) لانه لا یظهر وجه القول لکراهة الصلاة علیٰ بساط کبیر فیه صورته تحت قدم

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

المصلی وھو الاول بخلاف الثانی.

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول گویا انہوں نے جب سے یہ تحریر لکھی ان کو جامع صغیر کی مراجعت میسر نہ آئی اس لئے کہ ان کی عبارت اس ادا کو اس بات کا محتمل نہیں کہ قید لغو قرار دیا جائے ان کی عبارت اس کلام محتمل کا ذکر اتفاقی بتا کر لغو قرار دیا جائے اس لئے کہ یہ بات اس صورت میں بنتی جب کہ جامع صغیر کی عبارت اس صورت کے ساتھ مقید ہوتی جب کہ جامع صغیر کے کلام کراہت نماز کے بارے میں تصویر کے محل سجود میں ہونے کی صورت کے ساتھ مقید ہوتا تو براہ مفہوم غیر محل سجود میں نماز نے مکروہ نہ ہونے کا فائدہ دیتا تو کہا جاتا یہ قید اتفاقی ہے اور بات یوں نہیں بلکہ جامع صغیر کی اصل عبارت وہ ہے جو کتاب اصل کے منافی ہے یعنی وہ دوسری صوت میں (جب تصویر محل سجود میں نہ ہو) ان نماز کا مکروہ نہ ہونا تو ان کی بات کہا بنے اور جامع صغیر کے الفاظ ہیں اس میں حرج نہیں ایسی بساط پر نماز پڑھے جس میں تصویریں ہوں اور تصویروں پر سجدہ نہ کرے۔ اھ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے اور یہ اولیٰ ہے یعنی دوسرا مسئلہ اس لئے کہ نماز کو ایسی بڑی بساط کے اوپر جس میں تصویر نمازی کے قدم کے نیچے ہو نماز کی کراہت کے قول کے وجہ ظاہر نہیں ہوتی ہے اور یہ کراہت کا قول پہلے مسئلہ پر لازم آتا ہے بخلاف دوسرے مسئلہ کے۔ (اھ)

موضع نماز میں تصویر ہو تو نماز کا حکم:

اقول: قد اندناك الوجه فتشكر ثم لا وجه يظهر لتقيده بالكبير بعد فرض الصورة تحت القدم والله تعالیٰ اعلم وتبعه البحر فی هذا البحث كله غیر انه قال اطلق الكراهة فی الاصل فیما اذا

كان علی البساط المصلیٰ علیه صورة لان الذی یصلی علیه معظم فوضع الصورة فیه تعظیم لها بخلاف البساط الذی لیس بمصلیٰ اه. محمل البساط علی السجادة كما حملنا ثم تبع الحلیة فقال و تقدم عن الجامع الصغیر التقید بموضع السجود فینبغی ان یحمل اطلاق الاصل علیه وانها اذا كانت تحت قدمیه لا یكره اتفاقا (اه)

اعلیٰ حضرت فرماتے اقول بیشک ہم نے اس مسئلہ کی وجہ بتادی تو شکر ادا کرو پھر تکیئے میں بڑے کی قید لگانے کے لئے کوئی وجہ ظاہر نہیں ہوتی اس کے بعد کہ تصویر کو مصلّٰی کے قدم کے نیچے فرض کیا واللہ تعالیٰ اعلم اور تمام بحث میں صاحب بحرالرائق نے ان کی پیروی کی مگر انہوں نے یہ فرمایا کتاب الاصل میں کراہت نماز کو مطلق رکھا اس صورت میں جبکہ اس بساط میں نماز پڑھی جاتی ہو اور اس میں تصویر ہو اس لئے کہ وہ بساط جس پر نماز پڑھی جاتی ہے محترم ہے تو اس میں تصویر رکھنا تصویر کی تعظیم ہے بخلاف اس بساط کے جو جائے نماز نہ ہوں اھ تو انہوں نے ہماری طرح بساط کو جائے نماز پر محمول کیا پھر حلیہ کی پیروی کی تو فرمایا اور جامع صغیر سے گزرا کہ یہ حکم موضع سجود کے ساتھ مقید ہے تو اصل کے حکم مطلق کو اس مقید پر محمول کرنا چاہیئے اور بلاشبہ تصویر پر اگر مصلّٰی کے پیروں کے نیچے ہو تو نماز بالاتفاق مکروہ نہ ہوگی۔

اقول: قوله انها معطوف علی قوله وانها معطوف علی قوله ان یحمل داخل تحت ینبغی فهو بحث منه بناء علی ما حمل علیه كلام الاصل وقد علمت ما فیه بل تكره فی المصلیٰ مطلقا وان كانت تحت القدم و ما فی الدرر غیره لا یكره لو كانت تحت قدمه او محمد جلوسه لانها مهانة اه۔ مخصوص بغیر السجادة،

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بدلیل الدلیل وقد نقلوا قاطبة عن الاصل لا طلاق المرسل فی المصلیٰ وما عللوا به شامل لکل صورة کما لا یخفی نعم فی بساط غیره لا یکره اذصلی علیه ولم یسجد علیها وان لم تکن تحت قدمه بل ولو کانت امامه لوجود الاهانة مطلقاً مع عدم التعظیم بوجه قال فی الحلیة نقلا عن شرح الجامع الصغیر لفخر الاسلام لا یکره ان یصلی دون وسادة علیها تصاویر۔

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول صاحب بحر کا قول اور بلا شبہ تصویران کے قول اصل کے حکم مطلق اس پر مقید پر محمول کرنا چاہیئے پر باقی ہے تو یہ کلام ایسا ہونا چاہیئے کے تحت داخل ہے اور یہ ان کی طرف ایک بحث ہے اور اس کلام میں جو بات وہ جان چکے بلکہ نماز مطلقا مکروہ ہوگی اگر چہ تصویر پیروں کے نیچے ہو اور درر وغیرہ میں جو یہ ہے کہ نماز مکروہ نہ ہوگی جب کہ تصویر نمازی کے پیروں کے نیچے ہو یا اس کے بیٹھنے کی جگہ پر ہو اس لئے کہ اس صورت میں تصویر کی توہین ہوتی ہے اور یہ حکم جائے نماز کے سوا بساط کے ساتھ دلیل مذکور کی دلیل کے سبب مخصوص ہے اور تمام علماء نے کتاب الاصل سے جائے نماز میں اطلاق کراہت کا حکم مطلق نقل کیا اور انہوں نے اس مسئلے کی جو تعلیل فرمائی ہے وہ ہر صورت کو شامل ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہاں جائے نماز کے سوا کسی بساط میں نماز مکروہ نہ ہوگی جب کہ اس پر نماز پڑھے اور تصویر پر سجدہ نہ کرے اگر چہ تصویر ان کے پیروں کے نیچے نہ ہو بلکہ اگر چہ تصویر اس کے سامنے ہو اس لئے کہ اس صورت میں مطلق تصویر کی اہانت پائی جاتی ہے اور ساتھ ہی کسی طرح تصویر کی تعظیم نہیں پائی جاتی حلیہ میں فخر الاسلام کی شرح جامع صغیر سے نقل کر کے فرمایا ایسے تکیے کے سامنے جس میں تصویریں ہوں نماز

پڑھنا مکروہ نہیں۔(اھ)

اقول: هو نص نفس الجامع الصغیر ثم المراد بالوسادة الصغیرة دون کبیرة تورث الصورة انتصابا کما تقدم ثم لا یخفی علیک ان التوفیق الذی ذکره الفقیر اولی مما اختاره هذا المحقق لان فیه اهمال احدهما فی بعض متناولاته وفیما ذکرت اعمال کلیهما فی کله المشایخ رحمه الله تعالیٰ وهکذا کلامهم اذا معن فیه انظر و ساعد التوفیق من اللطیف الخبیر عز جلاله ولله الحمد۔

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں میں اقول یہ خود جامع صغیر کی نص ہے پھر مراد تکیئے سے چھوٹا تکیہ نہ کہ ایسا بڑا تکیہ جو تصویر کو نصب کر دے جیسا کہ گزر چکا پھر تمہارے اوپر پوشیدہ نہیں اصل و جامع صغیر کی دونوں عبارتوں میں جس طرز سے اس فقیر نے موافقت ذکر کی اس سے وہ تطبیق اولی ہے جو ان محقق نے اختیار کیا اس لئے کہ اس تطبیق میں دونوں میں سے ایک کو اس کے بعض کے مصداقوں میں چھوڑنا لازم آتا ہے اور جو میں نے ذکر کیا اس میں دونوں عبارتوں پر تمام صورتوں میں عمل ہو جاتا ہے۔ اور ائمہ کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے جب کہ اس میں اچھی طرح نظر کی جائے اور اللہ لطیف و خبیر کی توفیق مساعد ہو عز جلالہ وللہ الحمد۔

ثم اقول وبه استعین یتنقح علت اگر چہ بفضلہ تعالیٰ بروجہ احسن ہوگی مگر ابھی ایک اور تنقیح عظیم. باقی ہے جب کہ علت کراہت تشبہ عبادت ہے خاص ہو یا عام تو ضرور ہے کہ وہ تصویر جنس مایعبده المشرکون سے ہو کہ جسے مشرکین پوجتے نہیں وہ بت کے حکم میں نہیں کہ اس کے بروجہ تعظیم رکھنے یا اس کی طرف نماز پڑھنے میں معاذ اللہ عبادت بت سے تشبہ ہو لہذا جا بجا

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کراہت کو عبادت اور اس کے عدم کو اس کے عدم سے تعلیل فرماتے ہیں کہ مشرک اس کی عبادت نہیں کرتے لہذا کراہت نہیں کہ اتنی چھوٹی تصویر کہ زمین پر رکھ کر دیکھو تو اعضاء کی تفصیل نہ معلوم ہو مورث کراہت نہیں کہ اتنی چھوٹی کی عبادت مشرکین کی عادت نہیں ہدایہ وکافی وتبیین میں ہے۔

لو كانت الصورة صغيرة بحيث لاتبدو للنا ظر لا يكره لان الصغار جداً لا تعبد۔"

فتح القدیر میں ہے:

فليس لها حكم الوثن فلا تكرة فى البيت۔

ترجمہ: تصویر اگر اتنی چھوٹی ہو کہ دیکھنے والے کو صاف نظر نہ آئے مکروہ نہیں کہ بہت چھوٹی تصویریں پوجی نہیں جاتیں۔

تو ایسی تصویر بت کے حکم میں نہیں ہے تو گھر میں مکروہ وممنوع نہیں ہے۔

اور اس بارے میں امیر المومنین فاروق اعظم وحضرت عبداللہ بن مسعود وحذیفہ بن یمان ونعمان بن مقرن عبداللہ بن عباس وابو ہریرہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم صحابہ اور سیدنا دانیال نبی علیہ السلام سے آثار مروی و مذکور ہیں یہاں فی الحلیہ اس کو حلیہ میں بیان فرمایا۔ سر بریدہ یا چہرہ محو کردہ کہ اس کی عبادت نہیں ہوتی اور بھویں اور آنکھیں مٹا دینا کافی نہیں نہ چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ دینا نفی کراہت کرتے تبیین وبحر میں ہے۔

مقطوعة الراس لا تكره لانها لاتعبد بدون الراس عادة ولا عتبار بازالة الحاجين او العنيين لانهما تعبد بدونهما۔

ترجمہ: سر کٹی تصویر مکروہ نہیں اس لئے کہ تصویر بے سر کی عبادت نہیں ہوتی اور دونوں بھویں یا آنکھیں اڑا دینے سے کراہت ختم نہ ہوگی اس

لئے کہ ان دونوں کے بغیر بھی عبادت ہوتی ہے۔

ہدایہ میں فرمایا:

ممحوا لراس ليس بتمثال لانه لايعبد بدون الراس۔

سر بریدہ مجسمہ نہیں اس لئے کہ اس کی عبادت نہیں ہوتی۔

عنایہ میں ہے:

انه لايعبد بلا راس فكان كالجمادات۔

مجسمہ بلا سر پوجا نہیں جاتا تو وہ جمادات کے حکم میں ہے۔

خلاصہ وفتح وحلیہ وبحر میں ہے:

"واللفظ له لا اعتبار بقطع اليدين او الرجلين اه وكذا هو فى الخلاصة ثم الحلية بحرف الترديد ولفظ المحقق لوقطع يديها ورجليها لاتر تفع الكراهة اه اعنى بحرف الجمع وهو المراد۔"

ترجمہ: دونوں ہاتھ یا دونوں پیر کاٹ دینے کا اعتبار نہیں یعنی اس صورت میں کراہت بدستور رہے گی۔

غنیہ میں دونوں مسئلہ صغیرہ ومقطوعۃ الراس کی تعلیل میں لکھا۔

لانها لا تعبد فانتفى التشبة الذى هو سبب الكراهة۔

اس لئے کہ سر بریدہ تصویر پوجی نہیں جاتی تو تشبہ منتفی ہو گیا اور وہی سبب کراہت ہے۔

شمع اور چراغ کا حکم:

شمع یا چراغ یا قندیل یا لیمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو تو کراہت نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی آگ یا دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولہا یا انگیٹھی نماز میں سامنے ہو تو مکروہ کہ مجوس اس کو پوجتے

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہیں عنایہ میں بعد عبارت مذکورآنفا ہے۔

فصار کا لصلوۃ الی شمع او سراج فی انهما لا یعبد ان و یکره لو کان بین یدیه کانون فیه جمر او نار موقدة۔

ترجمہ: تو سر بریدہ تصویر شمع اور چراغ کے مثل ہے اس لئے کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور اگر نمازی کے سامنے انگیٹھی ہو جس میں انگارے یا جلتی ہوئی آگ ہو مکروہ ہے۔

فتح میں زیر مسئلہ شمع ہے:

لانهم لا یعبد ونه بل الضرام جمرا و نارا۔

اس لئے کہ وہ موم بتی کو نہیں پوجتے بلکہ انگاروں یا آگ کو پوجتے ہیں۔

تبیین الحقائق و بحر الرائق میں ہے۔

قال رحمة الله تعالیٰ او شمع او سراج لانهما لا یعبد ان والکراهة باعتبارها و انما یعبد ها المجوس اذا کانت فی الکانون وفیها الجمر او فی التنور فلا یکره التوجه الیها علی غیر ذالك الوجه۔

ترجمہ: اس لئے موم بتی یا چراغ کے سامنے نماز مکروہ نہیں اس لئے کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور کراہت اس کے اعتبار سے ہے اور مجوس آگ کی عبادت اسی وقت کرتے ہیں جب انگیٹھی یا تنور میں ہو تو آگ کا سامنے ہونا اسی صورت میں مکروہ ہوگا۔

انا اقول البحر تبع التبیین فی قوله والکراهة باعتبارها فرجع الی الصواب.

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول میں کہتا ہوں بحر الرائق نے تبیین الحقائق کا اتباع کیا اپنے اس قول میں کراہت باعتبار نماز کے ہے تو انہوں نے قول صواب کی طرف رجوع فرمایا۔

کافی میں ہے:

ان قطع الراس فلا باس به لانه لا یعبد بلا راس ولهذا الوصلی الی تنور او کانون فیه نار کره لانه یشبه عبادتها والی قندیل او شمع او سراج لا لعدم التشبة۔

اگر تصویر کا سر کاٹ دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ سر بریدہ پوجی نہیں جاتی اور کراہت باعتبار عبادت ہے لہذا انگیٹھی یا تنور میں آگ ہو اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے نماز مکروہ ہوگی اس لئے کہ یہ آگ کی عبادت کے مشابہ ہے۔

محیط امام شمس الائمہ سرخسی پھر ہندیہ میں ہے:

من توجه فی صلاته الی تنور فیه نار تتوقد او کانون فیه نار یکره و لو توجه الیٰ قندیل او الیٰ سراج لم یکره۔

قندیل، موم بتی اور چراغ کی طرف التفات سے مکروہ نہیں ہوگی اس لئے کہ یہ تشبہ عبادت نہیں ہے۔

فتاویٰ امام اجل قاضی خاں میں ہے:

یکره ان یصلی وبین یدیه تنور او کانون فیه نار موقدة لانه یشبه عبادة النار وان کان بین یدیه سراج او قندیل لا یکره لانه لا یشبه عبادة النار۔

ترجمہ: نماز مکروہ ہوگی جب کہ نمازی کے سامنے تنور یا انگیٹھی اس میں جلتی ہوئی آگ ہو اس لئے کہ یہ آگ کی عبادت کے مشابہ ہے اور اگر نمازی کے سامنے چراغ یا موم بتی ہو تو نماز مکروہ نہ ہوگی اس لئے کہ یہ آگ کی عبادت کے مشابہ نہیں ہے۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اسی طرح اس سے لایکرہ تک خزانۃ المفتین میں ہے:

اقول: ہذہ نصوص الائمۃ الاجلۃ فسقط ما فی القنیۃ ان المجوس یعبد من الجمر لاالنار الموقدۃ اہ وان تبعہ فی الدر والتمر تاشی ثم السید ابو السعود الازہری ثم السید الطحاوی فی حاشیۃ المراقی والدرر و لفظہ لان المجوس لایعبدون اللھب بل الجمر ثم الزاہدی نفسہ اظہر ضعفہ اذ قال بعدہ حتیٰ قیل لاتکرہ الی النار الموقدۃ۔

ترجمہ: یہ جلیل القدر ائمہ کے نصوص ہیں قنیہ کا یہ کلام کہ مجوس انگارے پوجتے ہیں نہ جلتی اگ کو ساقط ہوگیا اھ اگرچہ در مختار تمرتاشی نے اس کا اتباع کیا پھر سید ابوسعید ازہری پھر سید طحطاوی حاشیہ مراقی اور در مختار میں اسی پر چلے اور اس کے لفظ یہ ہیں اس لئے کہ مجوس آگ کی لپٹ کو نہیں پوجتے ہیں بلکہ انگارے کو پوجتے ہیں پھر زاہدی از خود اس کے قول کے ضعف کو ظاہر کیا اس لئے کہ اس نے قنیہ کے گزشتہ عبارت کے بعد یہ کہا یہاں کہا گیا ہے نماز جلتی آگ کے سامنے مکروہ نہیں ہے۔

اقول: ان کان صحیحا انھم لا یعبد ونھا فما معنی تعبیر ہذا القیل بقیل الاٰن یقال ان الموقدۃ فلما تخلو عن جمر و فیہ نظر بل لا تشتمل علیہ الا قریب الانتہاء ثم ربما تکون الموقدۃ من جشیش و محوہ ولا جمر ثمہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول اگر یہ بات صحیح ہے مجوس جلتی آگ کو نہیں پوجتے تو اس قول کو قیل (کہا گیا سے تعبیر کا کیا مطلب) مگر یہ کہا جائے کہ جلتی آگ کم ایسا ہوتا ہے کہ انگاروں سے خالی ہو اور اس

میں بحث ہے بلکہ ختم ہونے کے قریب ہی انگاروں پر مشتمل ہوتی ہے پھر بھی جلتی آگ گھاس پھوس کی ہوتی ہے اور اس میں انگارے نہیں ہوتے واللہ تعالیٰ اعلم۔

تلوار کا حکم:

مصحف شریف، تلوار وغیرہ ہتھیار کا سامنے ہونا مکروہ نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی۔

کما فی الکتب الثلثۃ و عامۃ الکتب ولفظ الامام الزیلعی انہما لا یعبد ان و باعتبارھا ثبت الکراھۃ وفی استقبال المصحف تعظیم وقد امر نابہ

اس کا بھی مفاد ایک ہی ہے۔ امام زیلعی کے الفاظ یہ ہیں کہ تلوار وغیرہ کی عبادت نہیں ہوتی اور کراہت باعتبار عبادت ہے اور مصحف وقرآن کی طرف توجہ کرنا اس کی تعظیم ہے اور ہمیں اس کی تعظیم کا حکم ہوا ہے لہذا اس میں کوئی حرج نہیں۔

اقول: یہ وہی فرق نفیس ہے کہ صدر کلام میں فقیر نے گزارش کیا۔

ولفظ البحر اما المصحف فلان فی تقدیمہ تعظیم وتعظیمہ عبادۃ والا ستخفاف بہ کفر فانضمت ہذہ العبادۃ الیٰ عبادۃ الاخری فلا کراھۃ اہ فاحفظہ فانہ ینفعک۔

ترجمہ: بحر کی عبارت یہ ہے مصحف کا سامنے رکھنا مکروہ نہیں اس لئے کہ اس میں مصحف کی تعظیم ہے اور مصحف کی تعظیم اللہ کی عبادت ہے اور اسے ہلکا سمجھنا کفر ہے تو ایک عبادت دوسری عبادت میں ضم ہوگی لہذا اس میں کراہت نہیں۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مصنوعات نصاریٰ کا حکم:

تصویر صغیر پر قیاس فرما کر مستور سے بھی نفی کراہت کی ظاہر ہونے میں اس کے مثل ہے جیسے جیب بٹوے میں روپیہ یا بعض سرکی ٹوپیوں میں کہ نصاریٰ کی بنائی ہوئی ہیں اندر کی جانب تصویر ہوتی ہے ان صورتوں میں نماز مکروہ نہیں مگر ناجائز تصویریں حفاظت سے رکھ چھوڑنا خود ہی منع ہے اگرچہ صندوق میں بند رکھے اور نہ کھولے اگرچہ وہاں نماز مکروہ نہ ہوگی۔

محیط وخلاصہ وحلیہ وبحر میں ہے:

رجل فی یدہ تصاویر وھو یؤم الناس لا تکرہ امامتہ لانھا مستورۃ بالثیاب فصار کصورۃ فی نقش خاتم وھو غیر مستبین اھ ولفظ الخلاصۃ اذا کانت فی یدیہ (و فی سخۃ علی یدیہ) وھو یصلی لا باس بہ لانھا مستورۃ بثیابہ وکذا لوکان علی خاتمہ اھ عزا فی الحلیۃ العبارۃ الاولیٰ للمحیط والخلاصۃ معا وفرق فی البحر فاحسن وقال تحت قول المحیط وھو یفید المستبین فی الخاتم تکرہ الصلاۃ معہ (اھ)

ترجمہ: کسی کے پاس تصویریں کپڑے میں چھپی ہوئی ہیں اور وہ امامت کررہا ہے۔

اس کی امامت مکروہ نہیں اور اس کی نظیر وہ تصویر ہے جو انگوٹھی کے نقش میں ہو اور صاف معلوم نہ ہوتی ہو۔ (یعنی دونوں کا حکم عدم کراہت ہے) خلاصہ کی عبارت یہ ہے ہاتھ میں تصویریں ہیں اور نماز پڑھ رہا ہے کراہت نہیں اس لئے کہ وہ کپڑوں میں ڈھکی ہوئی ہیں اور یہی حکم انگوٹھی پر تصویر کا

ہے اور بحر میں تفریق کی یعنی خلاصہ کی عبارت انگوٹھی پر تصویر کے بارے میں مطلق ہے خواں نمایاں ہوں یا غیر نمایاں انہوں نے محیط کے قول (غیر مستبین) کے تحت فرمایا اس کا مفاد یہ ہے کہ نمایاں ہو تو نماز مکروہ ہے۔

اقول: العادۃ ان الخاتم لا یکون علیھا الاغیر مستبین بد لعل الخاتم لا یحتمل الا ایاہ فقول المحیط وھو غیر مستبیین لبیان العلۃ الجامعۃ بین نقش الخاتم المستور قال فی البحر ویفید انہ لا یکرہ ان یصلی ومعہ صرۃ او کیس فیہ دنانیر او دراھم فیھا صور صغار لاستتارھا اھ اعترضہ فی النھر بان عدم الکراھۃ فی الصغار غنی عن التعلیل بالاستتار بل مقتضاہ ثبوتھا اذا کانت منکشفۃ وسیاتی انھا لا تکرہ الصلاۃ لکن یکرہ کراھۃ تنزیھۃ جعل الصورۃ فی البیت بخبران الملئکۃ لا تدخل بیتا فیہ کلب اوصورۃ اھ نقلہ فی المنحۃ مقراً علیہ۔

ترجمہ: میں کہوں گا عادۃً انگوٹھی میں تصویر غیر نمایاں ہوتی ہے بلکہ شاید انگوٹھی میں غیر نمایاں تصویر ہی کی گنجائش ہوتی ہے تو محیط کا فرمانا کہ غیر نمایاں ہو یہ نقش انگشتری اور تصویر پوشیدہ کے درمیان قدر مشترک کے بیان کے لئے ہے (یعنی نظر نہ آنا دونوں میں قدر مشترک ہے) بحر میں کہا کہ اس کا مفاد ہے اگر تھیلی میں روپے یا پیسے ہوں جن میں چھوٹی تصویریں ہوں اور اس تھیلی کو لیکر نماز پڑھے نماز مکروہ نہ ہوگی اس لئے وہ چھپی ہوتی ہیں نہر میں اس پر اعتراض کیا کہ چھوٹی تصویروں میں عدم کراہت بتانے میں اس تعلیل کی ضرورت نہیں کہ وہ پوشیدہ ہیں بلکہ اس کا مقتضٰی یہ ہے کہ اگر کھلی ہوں تو نماز مکروہ ہوگی حالانکہ نماز مکروہ نہ ہوگی لیکن چھوٹی تصویر کا گھر میں رکھنا

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مکروہ تنزیہی ہے اس حدیث سے کہ ملائکہ گھر میں نہیں آتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

اقول: وھو کما قال وکان زیادۃ الصغار وقع وفاقا فان المعھود فی الدار اھم والد نانیز ھی الصغار لکن فی قولہ لاتکرہ فی البیت ایضا کما مرتصریحہ عن الفتح وقد تظافر واعلیٰ نقل آثارفیھا عن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم وقد قدمنا عن الامام فخر الاسلام ان امساک الصورۃ علی سبیل التعظیم ظاھراً مکروہ الخ فقید بالظاھر فغیرہ لا یوثر کراھۃ لا فی الصلاۃ ولا فی الامساک قال البحر ویفید انہ لو کان فوق الثوب الذی فیہ صورۃ ثوب ساتر لہ لایکرہ ان یصلی فیہ لاستتار ھا یا لثوب الاخر واللہ تعالیٰ سبحنہ اعلم اھ۔

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول بات ایسی ہی ہے جیسا کہ صاحب نہر نے کہی (یعنی چھوٹی تصویروں میں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ چھپی ہوئی ہیں) اور ایسا لگتا ہے کہ لفظ چھوٹی کی زیارت بیان واقع کے لئے ہے اس لئے کہ روپے پیسے میں تصویر چھوٹی ہی ہوتی ہے لیکن صاحب نہر کے استدراک میں (یعنی چھوٹی تصویر گھر میں رکھنا مکروہ تنزیہی بتایا) تامل ہے اس لئے کہ چھوٹی تصویریں گھر میں مکروہ بھی نہیں ہیں۔ جیسا کہ فتح القدیر سے اس کی تصریح گزری اور بکثرت علماء کرام نے صحابہ سے اس میں اثار نقل فرماتے اور ہم امام فخر الاسلام کا قول نقل کر چکے کہ نمایاں صورت کو بروجہ تعظیم رکھنا مکروہ ہے تو غیر نمایاں مکروہ نہیں نہ نماز میں نہ امساک میں۔ بحر میں کہا کہ محیط کی عبارت کا مفاد یہ بھی ہے کہ اگر اس کپڑے پر جس میں تصویر ہو کوئی اور

کپڑا ہواس پڑا ہواس کپڑے میں نماز مکروہ نہ ہوگی اس لئے کہ تصویر دوسرے کپڑے سے چھپی ہوئی ہے۔ اللہ سبحنہ اعلم۔

اقول: ولا قرۃ عین فیہ لمن یمسک التصاویر فی صندوقہ للناظر فیھا متی شاء فانھا وان کانت مستور مادامت فی الصندوق لکنہ یفتحہ ویخرجھا فتظھر فیاتی التحریم والا مساک لامر ممنوع لمن امسک امرأۃ لیفجربھا فھو فی اثم الفجور حین لا یفجر لان الاعمال بالنیات نسال اللہ السلامۃ بل نوا مسکھا ولم یقصد النظر فیھا متیٰ شاء کان فیہ حفظ ما فیہ الفساد فکان کا مساک الۃ اللھو لمن لا یضرب قال الامام الاجل قاضی خان فی فتاواہ لو امسک شیئا من ھذہ المعارف و الملاھی یکرہ و یاثم وان کان لایستعملھا لان امساک ھذہ الاشیاء یکون للھو عادۃ اھ۔

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول مگر اس عبارت میں اس شخص کی آنکھ کی ٹھنڈک نہیں جس نے بکس میں تصویریں رکھی ہوں کہ جب چاہئے انہیں دیکھ لے اس لئے کہ اگر چہ وہ چھپی ہوئی ہیں لیکن جب وہ بکس کھول کر نکالے گا نمایاں ہوگی لہذا تحریم کا حکم ہوگا اور ممنوع چیز کو رکھنا بھی منع ہے جیسے کہ کوئی عورت کو بدی کے لئے روک لے تو اس پر بدی کا گناہ ہوگا اگر چہ وہ بدی نہ کر رہا ہو اور اعمال کا اعتبار نیت سے ہے اللہ محفوظ رکھے بلکہ اگر ان تصویروں کو یونہی بلا ارادہ نظر رکھے جب بھی اس میں امر ممنوع کی حفاظت ہے تو یہ آلہ موسیقی رکھنے کے مثل ہوا۔ اس کے حق میں جو اسے نہیں بجاتا ہے امام قاضی خان نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا اگر آلات لہو وطرب میں سے کوئی چیز رکھے تو مکروہ ہے اور وہ شخص گناہ گار ہے اگر چہ استعمال نہ کرے اس لئے

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کہ ان چیزوں کا رکھنا عادۃ لہو کے لئے ہوتا ہے۔ (اھ)

غیر جاندار کی تصویر کا حکم:

چاند سورج ستاروں درختوں کی تصویریں نماز میں سامنے ہوں تو حرج نہیں کہ مشرکین نے اگرچہ ان اشیاء کو پوجا مگر ان کی تصویروں کی عبادت نہیں کرتے سوت منا اگرچہ معبد قمر تھا۔ سوم بمعنیٰ مالک مگر اس میں بت تھا جیسے صورت اور روحانیت قمر قرار دیا تھا کہ نہ شکل ہلالی یا قمری یا بدری کی تصویر۔

ردالمحتار میں درایہ شرح ہدایہ سے ہے:

ان قیل عبد الشمس و القمر و الکواکب و الشجرۃ الخضراء قلنا عبد علینہ لا تمثالہ۔ (اہ)

اگر کہیں کہ شمس، قمر، ستارے اور ہرا درخت بھی پوجا گیا (یعنی ان کی تصویر بھی مکروہ ہونا چاہیئے ہم کہیں گے ان کے عین کو پوجا گیا مجسمہ یا تصویر کو نہیں۔

اقول: وبہ ظہر بطلان ما بحث القاری فی المرقاۃ اذ قال ماعبد من دون اللہ ولو کان من الجمادات کالشمس و القمر ینبغی ان یحرم تصویرہ اہ بل مخالف لا طلاقا ت جمیع کتب المذاھب متونا وشروحاً وفتاویٰ واللہ الموفق ھذا ثم قال العلامۃ الکاکی فعلی ھذا ینبغی ان یکرہ استقبال عین ھذا الاشیأ قال الشامی ای لانھا عین ماعبد بخلاف مالو صورھا واستقبل صورتھا۔ (اہ)

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول اور اس سے ملا قاری کی بحث کا بطلان ظاہر ہوا جو انہوں نے مرقاۃ میں کی ہے اس کی پوجا کی اللہ کے سوا ہے اگرچہ وہ چیزیں جمادات سے ہوں جیسے کہ سورج اور چاند تو چاہیئے کہ

اس کی تصویر حرام ہو بلکہ تمام کتب مذاہب کے اطلاق کے مخالف باعتبار متن اور شرح اور فتاویٰ کے اور اللہ تعالیٰ توفیق دے اس کی پھر علامہ کاکی نے درایہ شرح ہدایہ میں کہا کہ اس جواب کی بنیاد پر یہ چاہیئے کہ ان اشیاء کی طرف منہ کرنا مکروہ ہو شامی نے کہا یعنی اس لئے کہ ان اشیاء کے عین کو پوجا گیا برخلاف اس کے ان چیزوں کی تصویر بنا کر ان کی طرف مونھ کرے۔

اقول تفریع عجیب وبحث غریب فالمسافرون فی القفار و البحار ربما لا یجدون ملجاء من استقبال الشمس فی العصر والقمر فیھا اوفیٰ المغرب اوفی العشاء ولا محید لھم عن استقبال الکواکب فی العشاء واین یھرب المصلیٰ فی الغاض۔

ترجمہ: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اقول یہ عجیب بحث ہے اس لئے کہ بیابانوں اور سمندروں میں مسافروں کو بسا اوقات عصر میں استقبال شمس سے اور استقبال قمر سے عصر یا مغرب یا عشاء میں نیز عشاء میں استقبال کواکب سے مفر نہیں ہونا چاہیئے اور نمازی نخلستانوں یا باغوں میں ہرے پیڑ سے بچ کر کہاں جائے گا۔

عن استقبال شجرۃ خضراء بل ربما لا یجدلہ سترۃ غیرھا فیلجأ الیھا بحاکم الشرع وروی الامام احمد و ابوداؤد عن المقدار بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مارأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی عود ولا عمود ولا شجرۃ الاجعلہ علی حاجبیہ الایسر ولا یمن و لا یصمد لہ صمد اثم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما نھی عن الصلوۃ حین تشرق الشمس وحین تستوی وحین تتدلی للغروب و لم یقیدہ بکونھا قبالۃ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

المصلیٰ بل اینما كانت ولو رواء ظهره ولو فی غیم غليظ وعلله بانها تكون اذ ذالك بين قرنی الشیطان لابانها عبدت من دون الرحمن ولعل شدة بعسدها والقمر والنجوم تغنی عن السترة فلا بی داؤد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ صلی احدكم الیٰ غیر سترة فانه یقطع صلاته الكلب والحمار والخنزير واليهود والمجوسی والمرأة ويجزی عنه اذ مروابين يديه علیٰ قذفة يحجر وللطحاوی يكفيك اذا كانوا منك قدر رمية و فی صلاة الهندية عن التتار خانية ان كانت القبور روراء المصلیٰ لا يكره فانه ان كان بينه وبين القبر مقدار مالو كان فی الصلوة ويمر انسان لا يكره فههنا ايضا لا يكره۔ (اه)

ترجمہ: بلکہ کبھی ہرے پیڑ کے سوا کوئی سترہ نہیں ہوگا تو بحکم شرع اس کی طرف منہ کریگا۔ اور امام احمد اور ابوداؤد نے مقداد بن اسود سے روایت کی کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب بھی لکڑی یا ستون یا پیڑ کی طرف نماز پڑھتے دیکھا۔ تو اس طرح کہ اس کو اپنی دائیں یا بائیں بھویں کی سیدھ پر رکھتے تھے اور ٹھیک اس کی سیدھ میں نہیں کھڑے ہوتے تھے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو جب سورج طلوع ہوا اور جب بیچ آسمان میں ہو اور جب غروب کے لئے ڈھلے نماز سے منع فرمایا اور یہ قید نہیں لگائی ہے کہ سورج نمازی کے سامنے ہو بلکہ جہاں بھی ہو اگرچہ پیٹھ کے پیچھے ہو اگر چہ گھنے بادل میں ہو اور وجہ یہ بتائی کہ ان اوقات میں سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے اور یہ وجہ نہ بتائی کہ اللہ کے سوا اس کی عبادت کی گئی ہے اور اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ وہ معبود ماسوی اللہ ہیں تو سامنے نہ ہونا

چاہیئے تو اس کا چاند ستاروں کا غایت بعد میں ہونا سترہ سے بے نیاز کرتا ہے) اس لئے کہ ابوداؤد نے ابن عباس سے روایت کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی اگر سترہ کی طرف نماز نہ پڑھے تو گدھا کتا خنزیر مجوسی اور عورت اس کی نماز کو قطع کردیں گے۔ اور اس سے پھینکے ہوئے پتھر کی دوری پر گزریں تو سترہ کی ضرورت نہیں طحاوی کی روایت میں ہے تجھے کافی ہے جب اتنی دوری پر ہوں جہاں تک تیر پہونچے اور ہندیہ کے کتاب الصلوۃ میں تتار خانیہ سے ہے اگر نمازی کے پیچھے قبریں ہوں تو کراہت نہیں اس لئے کہ اگر قبروں اور نمازی کے درمیان اتنی دوری ہو کہ اگر نماز میں ہو اور آدمی گذرے تو مکروہ نہیں تو یہاں بھی مکروہ نہیں۔

اما الشجر فاقول كونهم عبدوا نوعاً او شخصا من الشجر يستلزم كراهة الاستقبال الیٰ ذالك النوع او الشخص بخصوصه لا الیٰ كل شجرة وليس ذالك مثل التمثال فان الحكم متعلق بنفسه من دون نظر الیٰ كونه صورة ماعبدوه اولا كما سياتی تحقيقه انشاء الله تعالیٰ بخلاف الاعيان فلا يعتبر فيها الجنس بل خصوص ما عبد علی وجه عبد الاتریٰ الی ما مر من الفرق بين تنور فيه نار و بين شمع و سراج او لاتریٰ ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يستتر فی صلاته براحلته و لم يمنعه عن ذالك كونها من جنس الحيوان الذی يعيد منه المشركون نوع البقر و عبدوا شخص عجل السامری اخرج الشيخان عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يعرض راحلته فيصلی اليها و فی الفتح ان استتر بظهر جالس كان سترة

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وکذا الدابة واختلفوا فی القائم اه وفیه وفی الھندیة عن النھایة قالوا حیلة الراکب ان ینزل فیجعل الدابة بینه وبین المصلی فتصیرھی سترة فیمر اه فالذی تحرر بما تقرر کراھة استقبال خصوص حیوان او شجرا خضر یعبده المشرکون ان نوعا فنوعا او شخصا فذالك المشخص عینا دون غیره من نوعه بشرط ان لا یکون بینه و بین المصلیٰ اکثر ممایوثم المارھذ اما ظھر لی وارجوان یوکن صوابا انشاء الله تعالیٰ والله تعالی اعلم۔

ترجمہ: رہا درخت تو میں کہتا ہوں مشرکین کا درختوں میں سے کسی قسم کو یا بعینہ کسی درخت کو پوجنا اس بات کا مستلزم ہے کہ پیڑ اس قسم یا خاص کسی پیڑ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہو نہ یہ کہ ہر پیڑ کی طرف منہ کرنا مکروہ ٹھہرے اور یہ معاملہ اس تصویر جیسا نہیں اس لئے کہ ممانعت کا حکم نفس تصویر سے متعلق ہے اور یہاں اس بات کا لحاظ نہیں کہ وہ تصویر معبودان مشرکین کی ہے یا نہیں جیسا کہ عنقریب اس کی تحقیق آتی ہے انشاءاللہ یہ حکم بر خلاف معین اشیاء کے ہے اس لئے کہ ان میں جنس کا اعتبار نہیں ہے بلکہ خاص اس شئی کا اعتبار ہے جسے مشرکین نے پوجا ہو بلحاظ اس حالت کے جس پر اس کی عبادت کی گئی کیا تم نہیں دیکھتے اس فرق کو جو تندور میں جلتی ہوئی آگ موم بتی اور چراغ کے درمیان ہے (تندور کی طرف جس میں آگ جل رہی ہو منہ کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہے) اور موم بتی اور چراغ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا مکروہ نہیں، کیا تم نہیں جانتے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں اپنی سواری کو سترہ بنالیتے تھے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اس بات سے اس امر نے باز نہ رکھا کہ وہ سواری اس حیوان کی جنس سے ہے جس کی نوع بقر

(گائے) کو مشرکین پوجتے ہوں اور سامری کے مشخص بچھڑے کی پوجا کی امام بخاری ومسلم نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو آڑ بناتے تھے تو اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے اور فتح القدیر میں ہے اگر نمازی بیٹھے ہوئے کی پشت کی آڑے شرعاً اس کا سترہ ہو جائیگا اور سواری کا بھی یہی حکم ہے اور کھڑے ہوئے شخص کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اھ اور اسی فتح القدیر اور عالمگیری میں نہایہ سے ہے کہ علماء نے فرمایا سواری پر گزرنے کے لئے حیلہ یہ ہے کہ وہ اتر کر سواری کو مصلی کے سامنے کردے تو سواری سترہ ہو جائیگی اب یہ شخص گزر جائے اھ تقریرات سابقہ سے متحقق ہوا وہ یہ ہے کہ خاص اس حیوان یا سرسبز درخت جس کو مشرکین پوجتے ہوں مصلی کے حق اس کی طرف منہ کرنا مکروہ ہوا گر وہ نوع ہو تو مکروہ وہی نوع ٹھہرے گی اور اگر وہ شئی معین ہو تو مکروہ وہی شئی معین ٹھہریگی۔ اور وہی شئی بعینہ مکروہ ہوگی نہ اس قسم کی دوسری شرط کراہت یہ ہے کہ اس شئی اور نمازی کے درمیان اس سے زیادہ فاصلہ نہ ہو جہاں سے مصلی کے سامنے گزرنے والا گنہگار ٹھہرتا ہے اور یہ وہ ہے جو مجھے اشکار ہوا اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ درست ہو انشاءاللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

خلاصۂ کلام:

اس میں تمام مسائل سے واضح ہوا کہ تشبہ کے لئے اس شئی کا جنس ما یعبده المشرکون سے ہونا ضروری ہے اقول اب یہاں سے متعدد سوال پیدا ہوتے ہیں اول۔ اعیان میں تو اس کے معنی ظاہر ہیں کہ وہی نوع یا شخص ہو جس کی عبادت مشرکین کرتے ہیں مگر تصویر میں ہرگز یہ معنیٰ نہیں شمس وقمر کی تصویر نہ گھر میں رکھنا مکروہ نہ نماز میں سامنے ہونے سے کراہت حالانکہ وہ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

معبودان باطل ہیں اور ہر انسان وحیوان کی تصویر رکھنا بھی حرام اور اس سے نماز بھی مکروہ حالانکہ ان سب کی عبادت نہیں کرتے اس کا منشا کیا ہے وہ جو گزرا کہ شمس وقمر کے عین کی عبادت ہوتی ہے نہ تصویر کی یہاں بدرجۂ اولیٰ وارد ہے کہ ان کے نہ عین کی عبادت ہوتی ہے نہ تصویر کی اگر کہیے وہ ذی روح نہیں یہ ذی روح ہیں ہم کہیں گے یہی تو سوال ہے کہ جب مدار عبادت پر ہے تو معبود باطل غیر ذی روح کی تصویر کیوں نہ منع وجہ کراہت ہوا اور ذی روح غیر معبود کی تصویر کیوں حرام وموجب کراہت ٹھہری۔ دوم سر بریدہ وچہرہ محو کردہ استثنا فرمایا کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی ظاہر ہے کہ یہ نفی امکان نہیں کرتے کہ مشرکوں کی بدعقلی سے کسی چیز کی عبادت محال کیا مستبعد بھی نہیں جب وہ صرف لنگ اور جلہری کی پوجا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ باقی بدن بھی اگر ہوا اور سر نہ ہو تو کون مانع ہے بلکہ مراد نفی عبادت ہے کہ تن بے سر کی عبادت ان کی عادت نہیں تبیین الحقائق وبحر الرائق سے گزرا لانها لا تعبد بدون الراس عادة۔ اس لئے کہ عادۃً بغیر سر کی نہیں پوجتے۔ اب واضح سوال ہے کہ تصویر کے چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کے بعد جواز کیوں نہ ہوا کہ ایسے لوتھڑے کی عبادت بھی ان کی عادت نہیں بلکہ بھویں آنکھیں مٹا دینے پر بھی یہی سوال ہو سکتا ہے کہ اس حالت پر بھی عبادت کی عادت مخل منع ہے اگر کہیئے بے سر وچہرہ حیات نہیں رہتی۔ اور ان اعضا کے بغیر ممکن ہے ہم کہیں گے تو مدار حیات پر ہو نہ عادت عبادت پر ہذا خلف حیات کو اس لئے لیا تھا کہ اصل مناط یعنی عادۃ معبود ہونا بے حیات منتفی ہے نہ اس لئے کہ حیات ہی اصل مناط ہے کہ وہ باقی ہو تو حکم ثابت رہے اگر چہ عادت عبادت معدوم ہو۔ سوم: سر بریدہ واطراف بریدہ میں تو موت وحیات سے فرق کر لیا چھوٹی

تصویر اور اطراف بریدہ میں کیا فرق ہے قابلیت حیات دونوں میں ہے اور عادۃ عبادت دونوں کی نہیں ہوتی بلکہ بڑی تصویر صرف مستور رہنے سے کیوں قابل استثنا ہوگئی اتنا خارجی تغیر کہ صرف ایک ہیات بدلی مفید ہوا اور یہ عظیم تغیر نفس جسم میں کہ چاروں ہاتھ پاؤں جڑ سے کاٹ دیئے کام نہ آیا حالانکہ پردہ ڈالنا اعزاز کا بھی پہلو رکھ سکتا ہے اور دست و پا کاٹ دینا صریح اہانت ہے۔

چہارم: کیا فرق ہے کہ زید یا مثلاً بکری کی تصویر گھر میں بے اہانت رکھنا حرام اور مانع ملائکہ رحمت علیہم الصلوۃ والسلام حالانکہ مشرکین نہ زید اور بکری کو پوجتے ہیں اور نہ ان کی تصویروں کو اور گائے کا گھر میں بے اہانت رکھنا جائز حالانکہ وہ خود انکی معبودۂ باطلہ ہے اور باندھنا بفرض اہانت نہیں بلکہ حفظ ہے اور بہت گائے بیل بے باندھے بھی رکھے جاتے ہیں اگر کہیے گائے کا رکھنا دودھ کے لئے ہے اور تصویر سے کوئی غرض صحیح نہیں ہم کہیں گے غرض صحیح کے چار درجے ہیں ضرورت حاجت، منفعت، زینت، گائے اگر درجۂ سوم میں ہے۔ لوگ تصویر کو درجہ چہارم رکھتے ہیں تو بے غرض یہ بھی نہ ہوئی معہذا اور اغراض بھی تصویر میں ہو سکتی ہیں مثلاً معرکۂ جہاد کی تصویر جس میں اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا ہو کہ اس کے مشاہدہ سے مسلمانوں کی عزت کفار کی ذلت سماں نظر آئے گا نعمت الٰہی کی یاد ہوگی ان بندگان خدا کی طرح دین کے لئے جانفشانی کا شوق پیدا ہوگا الیٰ غیر ذالک من المصالح حالانکہ ان تینوں سے بھی اس کا رکھنا حرام وناجائز ہی ہے تو واجب ہوا کہ تصویر میں مایعبد کے وہ معنی لئے جائیں اور ایسا مناط تجویز کیا جائے جس سے یہ سب سوالات مرتفع ہو جائیں اور تمام مسائل منع واجازت اس پر منطبق آئیں فاقول وباللہ التوفیق یہاں مناط منع نہ صورت کی عبادت ہوتا ہے نہ ذو

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الصورة کی نہ اس کی نوع نہ جنس قریب کی نہ اس کا اس حالت پر ہونا کہ ذو الصورة اس حال پر ہوتو زندہ رہے ان میں سے کسی وجہ پر نہ وہ سوال مرتفع ہوں نہ فروع منتظم بلکہ مناط تصویر کا معنی وثن میں ہونا ہے جیسا کہ محقق نے فتح میں ارشاد فرمایا۔ حیث قال کماتقدم لیس لھا حکم الوثن فلا تکرہ فی البیت ۔ ولہذا صورت حیوانیہ کی تخصیص ہوئی کہ غیر حیوان کی تصویر بت نہیں بت ایک صورت حیوانہ مضاہات خلق اللہ میں بنائی جاتی ہے تاکہ ذوالصورة کے لئے مرأت ملاحظہ ہو اور شک نہیں کہ ہر حیوانی تصویر پر مجسم خواہ مسطح کپڑے پر ہو یا عکس اس معنی میں ہے اس کا بلا اہانت گھر میں اور بت اللہ عزو جل کا مبغوض ہے تو جو کچھ اس کے معنی میں ہے اس کا بلا اہانت گھر میں رکھنا حرام اور موجب نفرت ملائکہ کرام علیہم الصلوۃ والسلام اسی قدر سے بحمد اللہ سب سوال حل ہو گئے۔ تصویر کا کب حیوانی نہیں کہ معنی بت میں ہو اور تصویر ہر انسان وحیوان اگرچہ مشرکین ان کی عبادت نہ کرتے ہوں معنی بت میں ہے تو مبغوض رب العزت ہے سوال اول حل ہوا تنور صورت حیوانی ہی نہیں اور گائے ہے مگر خود مخلوق رب العزت نہ کہ مضاہات خلق اللہ میں مرأت ملاحظہ ہونے کو بنائی ہوئی کہ مبغوض الٰہی ہو تو یہ بھی معنیٔ بت میں نہیں سوال چہارم حل ہوا پھر صورت حیوانی کہا جاتا اور اس کے لئے مرأۃ ملاحظہ ہونا دونوں کا مدار چہرہ پر ہے اگر چہرہ نہیں تو اسے صورت حیوانی نہ کہا جائیگا اس پر ایک تو امین الوحی جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام کا قول گزرا کہ ان کے سر کاٹ دیجئے کہ ہیات درخت پر ہو جائیں دوسرے ابو ہریرہ کا ارشاد گزرا کہ صورت سر کا نام ہے جس کے سر نہیں وہ صورت نہیں۔

اظہار عظمت کی صورت:

تیسرے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گزرا کہ سر کاٹ دیا تو صورت نہ رہی چوتھے اس پر اول دلیل ارشاد اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

اذا قاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکی النودی فی شرحہ ثلثۃ اقوال امثلھا واعدلھا و اصحھا واجملھا ان المراد اضافۃ تشریف واختصاص کقولہ تعالیٰ ناقۃ اللہ و کما یقال فی الکعبۃ بیت اللہ ونظائرہ۔(اھ)

ترجمہ: اگر تم سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرہ بچے (یعنی چہرہ پر نہ مارے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے امام نودی نے اس حدیث کی شرح میں تین اقوال نقل کئے ان میں سب سے بہتر واضح یہ قول ہے کہ یہاں اللہ کی صورت کہتے سے مراد یہ ہے کہ وہ صورت اللہ سے نسبت رکھتی ہے اور جو شئی عظیم سے نسبت رکھے وہ عظیم ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اضافت یہاں تشریف کے لئے ہے جیسے بیت اللہ (اللہ کا گھر میں اور ناقۃ اللہ (اللہ کی اونٹنی) میں کعبہ مکرمہ کو اپنا گھر کہاں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو اپنی اونٹنی فرمایا اظہار عظمت کے لئے اسی طرح آدم علیہ السلام کی صورت کو اظہار عظمت کے لئے اپنی صورت کہا ور نہ اللہ تعالیٰ صورت سے اور صفات حوادث سے منزہ ہے اھ مع توضیح۔

تکریم صورت کو صرف تعظیم وجہ پر مقصود فرمایا اور مرأۃ ملاحظہ ہونے کا وجود وعدما اس پر دوران خود ظاہر چہرہ ہی سے معرفت ہوتی ہے چہرہ دیکھا اور باقی بدن کپڑوں سے چھپا ہے تو کہے گا کہ میں اسے پہونچا تا ہوں اور چہرہ نہ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دیکھا تو نہیں کہہ سکتا اگرچہ باقی بدن ہو لہٰذا اگر عورت نے اپنا منہ کھول کر گواہوں کو دیکھایا اور کہا میں لیلیٰ بنت زید ہوں اور کچھ اقرار یا عقد کیا گواہوں کو اس پر گواہی دینا جائز ہے اور انہیں اس کی زندگی پھر گواہان شناخت کی اصلا حاجت نہیں کہ منہ دیکھ کر انہیں خود شناخت ہو گئی وہ اسے دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ یہ یہی وہ عورت ہے جس نے ہمارے سامنے اقرار کیا اور اگر منہ کھول کر نہ دکھایا تو گواہان شناخت کے بعد بھی یہ گواہی نہیں دے سکتے کہ فلاں عورت نے یہ اقرار کیا بلکہ اتنا کہیں کہ ہمارے سامنے ایک عورت نے یہ اقرار کیا اور فلاں فلاں شہود نے ہم سے بیان کیا کہ یہ فلاں عورت ہے عالمگیری میں ہے۔

لو كشف المرأة وجهها وقالت انا فلانة بنت فلان لا يحتاجون الى شهود المعرفة فان ماتت يحتاجون الى شاهدين يشهدان انها كانت فلانة بنت فلان و اذ لم تسفر وجهها و شهد شاهدان انها فلانة بنت فلان لم يحل لهما ان يشهدا بذالك۔ يعني على اقرار فلانة اصلا يجوز ان يشهد اان امرأة اقرت بكذا و شهد عند نا شاهدان انها فلانة بنت فلان هكذا في الملتقط۔

ترجمہ: عورت نے اپنا چہرہ کھولکر کہا کہ میں فلانہ بنت فلاں ہوں گواہان شناخت کی حاجت نہیں پھر اگر مرگئی تو اب دو گواہوں کی حاجت ہوگی جو یہ گواہی دیں کہ فلانہ بنت فلاں تھی اور اگر چہرہ نہ کھولا اور دو گواہوں نے گواہی دی کہ وہ فلانہ بنت فلاں ہے انہیں یہ گواہی دنیا حلال نہیں یعنی عورت کے اس اقرار پر کہ میں فلانہ بنت فلاں ہوں ہاں یہ جائز ہے کہ یہ گواہی دیں۔ کہ کسی عورت نے یہ اقرار کیا اور ہمارے پاس دو گواہوں نے گواہی دی کہ وہ عورت فلانہ بنت فلاں ہے۔

اسی میں فتاویٰ ظہیریہ سے ہے:

اختلف المشائخ في جواز تحمل الشهادة على المرأة اذا كانت منتقبة بعض مشايخنا قالو ا لا يصح التحمل عليها بدون روية وجهها و بعض مشايخنا توسعوا في هذا وقالوا يصح عند التعريف و تعريف الواحد يكفي والمثنىٰ احوط و الىٰ هذا مال الشيخ الامام المعروف بخواهر زاده الىٰ القول الاول مال الشيخ الامام شمس الاسلام الاوزجندي والشيخ الامام ظهيرالدين و ضرب من المعقول يدل علىٰ هذا فانا اجمعنا علىٰ انه يجوز النظر الىٰ وجهها لتحمل الشهادة اه قلت فقد اجمعوا علىٰ حصوه المعرفة بروية الوجه حتى جاز التحمل اجماعا علىٰ عدمها بعدمها حتىٰ لم يجز التحمل عند قوم اصلا و احتياج الىٰ التعريف عند آخرين۔

علماء نے نقاب پوش عورت کے اقرار پر شہادت کے جواز میں اختلاف کیا بعض نے کہا کہ بغیر چہرہ دیکھے گواہی دینا جائز نہیں اور بعض نے توسیع کیا اور فرمایا کہ پہنچان کرا دی جائے تو صحیح ہے اور ایک کا پہچان کر دینا کافی ہے اور دو کا پہچان کرا دینا احوط ہے اس میں زیادہ احتیاط ہے اور اسی قول کی طرف خواہر زادہ نے میلان کیا اور قول اول کی طرف شمس الاسلام اور جندی اور شیخ امام ظہیر الدین گئے ہیں۔ میں کہوں گا تو تمام علماء نے چہرہ دیکھنے سے حصول معرفت پر اجماع کیا۔ یہانتک کہ بالا جماع چہرہ دیکھ کر گواہی دینا جائز ٹھہری اور اسی طرح نہ دیکھنے کی صورت میں معرفت حاصل نہ ہونے پر اتفاق کیا یہاں تک کہ بعض کے نزدیک مطلقاً گواہی جائز نہ ہوئی اور بعض کے نزدیک پہچان کرانے کی حاجت ہوئی۔

تصویر کا مدار اصلی چہرہ:

مقاصد اہل تصویر ہی کو دیکھئے جو تصویر کسی کی یادگار کے لئے بنوائیں

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہرگز بے چہرہ اس پر راضی نہ ہونگے نہ اپنے مقصود کو مفید جانیگے اگرچہ باقی تمام بدن کی تصویر ہو اور بارہا نیم قد بلکہ سینہ بلکہ صرف چہرہ پر قناعت کرتے اور اسے اپنے مقصد کے لئے کافی سمجھتے ہیں جیسا کہ منصورون میں بکثرت دائر و سائر اور سکہ کی تصویروں سے ظاہر اور خود یہ تصویر جس سے سوال ہے اس پر شاید کہ اس کا بنانا یادگار ہی کے لئے تھا اور نصف سینہ تک قناعت کی تو بداہۃ ثابت ہوا کہ صرف چہرہ ہی وہ چیز ہے کہ تصویر کو معنی بت میں کرتا ہے اور صرف چہرہ ہی اس معنی کے افادہ میں کافی ہوتا ہے تو یہاں جنس ما بعید سے مراد معنی بت میں ہونا ہے اگرچہ نہ خود معبود مشرکین ہو نہ اس کا ذوالصورۃ نہ وہ اس حالت پر ہو کہ مشرکین اپنی عبادت کے لئے عادۃ لازم رکھتے ہیں کہ یہ سب زاوائد ہیں اور یہاں صرف اس قدر درکار ہے کہ تصویر کسی صورت جوانیہ کے لئے مرأۃ ملاحظہ ہو اور اس کا مدار صرف چہرہ پر ہے تو قطعا یہ سب تصویریں معنی بت میں ہیں اور ان کا مکان میں باعزاز رکھنا نصب کرنا جو کھٹوں میں رکھ کر دیوار پر لگانا پردے یا دیوار یا کسی اونچی رہنے والی شیئ پر اس کا منقوش کرنا۔ اگرچہ نیم قد یا صرف چہرہ ہو یا دیوار گیروں پر انسان یا حیوان کے چہرہ لگانا یا پانی کے نل کے منہ پر یا لاٹھی کی بالائی شام پر کسی حیوان کا چہرہ بنوانا یا ایسی کسی بنی ہوئی چیز کو رکھنا استعمال کرنا سب ناجائز و حرام و مانع دخول ملائکہ رحمت علیہم الصلوۃ والسلام اور اس مکان میں نماز یقیناً مکروہ پھر اگر تشبہ خاص بھی پایا جائے جیسے مصلی کے سامنے ہونا تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ قد آدم ائینے جن میں اتنی بڑی بڑی آدمیوں اور جانوروں کی تصویریں ہوں دیوار قبلہ میں نصب کر کے ان کی طرف نماز پڑھنے میں نہ عبادت صورت کی مشابہت ہے نہ شرع مطہر کی مخالفت حاش ہرگز کوئی نہیں کہہ سکتا تو ثابت ہوا کہ صواب عامہ کتب ائمہ کے ساتھ ہے جن

میں صرف قطع اسا و محو وجہ پسرا اکتفا فرمایا اور دیگر اعضا کا ان پر قیاس ہرگز نہ روایۃ منقول نہ درایۃ مقبول لاجرم سر بریدہ میں ممانعت نہ ہوئی کہ معنی بت میں نہ رہا اور دست و پا بریدہ ناجائز ہوئے کہ معنی بت میں باقی سوال دوم حل ہوا اتنی چھوٹی تصویر کہ نظر میں متمیز نہ ہو مرأۃ ملاحظہ نہیں کہ آپ ہی زیر ملاحظہ نہیں یو ہیں مستور کہ وہ بھی خود ملاحظہ سے مہجور مرأۃ ملاحظہ ہونا تو اور دور اور معنی بت کے حصول کو یہ بھی ضرور کہ مشرکین بتوں کو اسی لئے بتاتے ہیں کہ ان آلہہ مزعومہ باطلہ کے مرأۃ ملاحظہ ہوں تو یہاں بھی وہ معنی مفقود سوال سوم حل ہوا۔

وللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه کما یحب ربنا و یرضیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علیٰ سیدنا و مولنا واله وصحبه ابدا هکذا ینبغی التحقیق والله تعالیٰ ولی التوفیق وقد کان یختلج فی قلبی الکلام علیه منذزمان وکنت ارجوان یفتح الله تعالیٰ بالحق فهذا ای یسره المولیٰ سبحنه و تعالیٰ وله الحمد اقول و به انفصل و لله الحمدخلاف نقله القهستانی عن المحیط فی اتخاذ الراس و نقله عنه فی رد المحتار و لم یذکروا فیه ترجیحا فثبت بحمد الله تعالیٰ ترجیح المنع۔اقول ثم لایذهبن عنك المراد بالاتخاذ الاقتناء کما فی قول القهستانی بعده باسطر یکره اتخاذ الصور فی البیوت ثم قوله بعده لایکره اتخاذ ها ان صغرت اما اصطناعه فلا یجوز بحال وان صرح علماً ونا بجواز اتخاذالانف والسن والاصبع من فضة لمقطوعها فان الفرق بین ماذکرواوبین اتخاذ الراس مما لایخفی علیٰ بلید فضلا عن عاقل والله تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے حمد کثیر طیب مبارک ایسی حمد جو ہمارے رب کو چاہے اور پسند فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ درود بھیجے ہمارے

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہرگز بے چہرہ اس پر راضی نہ ہونگے نہ اپنے مقصود کو مفید جانیگے اگر چہ باقی تمام بدن کی تصویر ہو اور بارہا نیم قد بلکہ سینہ بلکہ صرف چہرہ پر قناعت کرتے اور اسے اپنے مقصد کے لئے کافی سمجھتے ہیں جیسا کہ منصوروں میں بکثرت دائر وسائر اور سکہ کی تصویروں سے ظاہر اور خود یہ تصویر جس سے سوال ہے اس پر شاید کہ اس کا بنانا یادگار ہی کے لئے تھا اور نصف سینہ تک قناعت کی تو بداہتہ ثابت ہوا کہ صرف چہرہ ہی وہ چیز ہے کہ تصویر کو معنی بت میں کرتا ہے اور صرف چہرہ ہی اس معنی کے افادہ میں کافی ہوتا ہے تو یہاں جنس مابعید سے مراد معنی بت میں ہونا ہے اگر چہ نہ خود معبود مشرکین ہو نہ اس کا ذوالصورۃ نہ وہ اس حالت پر ہو کہ مشرکین اپنی عبادت کے لئے عادۃ لازم رکھتے ہیں کہ یہ سب زاوائد ہیں اور یہاں صرف اس قدر درکار ہے کہ تصویر کسی صورت جوانیہ کے لئے مرأۃ ملاحظہ ہو اور اس کا مدار صرف چہرہ پر ہے تو قطعاً یہ سب تصویریں معنی بت میں ہیں اور ان کا مکان میں باعزاز رکھنا نصب کرنا جوکھٹوں میں رکھ کر دیوار پر لگانا پردے یا دیوار یا کسی اونچی رہنے والی شیئ پر اس کا منقوش کرنا۔ اگر چہ نیم قد یا صرف چہرہ ہو یا دیوار گیروں پر انسان یا حیوان کے چہرہ لگانا یا پانی کے نل کے منہ پر یا لاٹھی کی بالائی شام پر کسی حیوان کا چہرہ بنوانا یا ایسی کسی بنی ہوئی چیز کو رکھنا استعمال کرنا سب ناجائز وحرام ومانع دخول ملائکہ رحمت علیہم الصلوۃ والسلام اور اس مکان میں نماز یقیناً مکروہ پھر اگر تشبہ خاص بھی پایا جائے جیسے مصلی کے سامنے ہونا تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ قد آدم ائینے جن میں اتنی بڑی بڑی آدمیوں اور جانوروں کی تصویریں ہوں دیوار قبلہ میں نصب کر کے ان کی طرف نماز پڑھنے میں نہ عبادت صورت کی مشابہت ہے نہ شرع مطہر کی مخالفت حاش ہرگز کوئی نہیں کہہ سکتا تو ثابت ہوا کہ صواب عامہ کتب ائمہ کے ساتھ ہے جن

میں صرف قطع اسا و محو وجہ پر اکتفا فرمایا اور دیگر اعضا کا ان پر قیاس ہرگز نہ روایۃ منقول نہ درایۃ مقبول لاجرم سر بریدہ میں ممانعت نہ ہوئی کہ معنی بت میں نہ رہا اور دست وپا بریدہ ناجائز ہوئے کہ معنی بت میں باقی سوال دوم حل ہوا اتنی چھوٹی تصویر کہ نظر میں متمیز نہ ہو مرأۃ ملاحظہ نہیں کہ آپ ہی زیر ملاحظہ نہیں یو ہیں مستور کہ وہ بھی خود ملاحظہ سے مہجور مرأۃ ملاحظہ ہونا تو اور دور اور معنی بت کے حصول کو یہ بھی ضرور کہ مشرکین بتوں کو اسی لئے بناتے ہیں کہ ان آلہہ مزعومہ باطلہ کے مرأۃ ملاحظہ ہوں تو یہاں بھی وہ معنی مفقود سوال سوم حل ہوا۔

ولله الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه كما يحب ربنا و يرضىٰ و صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ سيدنا و مولنا واله وصحبه ابدا هكذا ينبغى التحقيق والله تعالىٰ ولى التوفيق وقد كان يختلج فى قلبى الكلام عليه منذزمان و كنت ارجوان يفتح الله تعالىٰ بالحق فهذا اى يسره المولىٰ سبحنه و تعالىٰ وله الحمد اقول و به انفصل و لله الحمدخلاف نقله القهستانى عن المحيط فى اتخاذ الراس و نقله عنه فى رد المحتار و لم يذكروا فيه ترجيحا فثبت بحمد الله تعالىٰ ترجيح المنع۔ اقول ثم لايذهبن عنك المراد بالاتخاذ الاقتناء كما فى قول القهستانى بعده باسطر يكره اتخاذ الصور فى البيوت ثم قوله بعده لايكره اتخاذها ان صغرت اما اصطناعه فلا يجوز بحال وان صرح علماؤنا بجواز اتخاذالانف والسن والاصبع من فضة لمقطوعها فان الفرق بين ماذكروا وبين اتخاذ الراس مما لايخفى علىٰ بليد فضلا عن عاقل والله تعالىٰ اعلم۔

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے حمد کثیر طیب مبارک ایسی حمد جو ہمارے رب کو چاہے اور پسند فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ درود بھیجے ہمارے

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سرداروآقاپراوران کے آل واصحاب پر ایسے ہی تحقیق چاہیے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق کا ولی ہے اور میرے دل میں اس موضوع پر یہ کلام ایک زمانے سے کھچا آرہا تھا اور میں امید رکھتا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حق کو کھول دے تو یہ وہ جو اللہ سبحنہ تعالیٰ نے میسر فرمایا اور اسی کے لئے حمد ہے اقول اور اس تقریر سے وہ خلاف منفصل ہوگیا جو قہستانی نے نقل کیا محیط سے سر کی تصویر رکھنے میں اور اسے ردالمحتار میں قہستانی سے نقل فرمایا اور اس مسئلہ میں علماء نے ترجیح کا ذکر نہ فرمایا تو بحمداللہ تعالیٰ ممنوع ہونے کی ترجیح ثابت ہوگئی اقول پھر تمہارے ذہن سے یہ بات نہ نکل جائے کہ مراد لفظ اتخاذ (رکھنا) سے تصویر کا استعمال ہے جیسا کہ قہستانی کے گزشتہ قول کے چند سطر بعد ہے کہ گھروں میں تصویروں کو رکھنا مکروہ وناجائز ہے پھر اس کے بعد قہستانی کا یہ قول ہے تصویروں کو رکھنا مکروہ نہیں اگر وہ چھوٹی ہوں مگر جاندار کی تصویر بنانا بہر حال ناجائز اگر چہ ہمارے علماء نے چاندی سے ناک، دانت، اور انگلی کے جواز کی تصریح فرمائی اس پیکر کے لئے جس کے یہ اعضاء کٹے ہوئے ہوں ہاں اس لئے کہ ان اشیاء کے درمیان جو علماء نے ذکر کیں اور سر کے رکھنے کے درمیان فرق، بے وقوف پر بھی پوشیدہ نہیں چہ جائیکہ عاقل پر پوشیدہ ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

اختتام کلام:

اقول باللہ التوفیق ایک اور نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبہ لازم یہاں چار صورتیں ہیں۔

اول: تصویر کی توہین مثلاً فرش یا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگر چہ بنانا بنوانا ایسی تصویروں کا بھی حرام ہے کما فی الحلیۃ والبحر وغیرہما۔

دوم: جس چیز پر تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مکروہ ترک اہانت

بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا زمین پر پھینک نہ دینا کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال اگر سکہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی احتیاط سے رکھا جاتا یہ بحال ضرورت جائز ہے جس طرح روپے میں تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کا یہاں چلنا نہیں اور اس پر سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں الضرورت تبیح المحظورات یوہیں اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ اگر ان کی تصویریں ایسی چھوٹی ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضاء ظاہر نہ ہو جیسے اشرفی کہ اس کے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے اس کی تصویریں۔

ایسی ہی چھوٹی ہیں اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگر چہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا حالانکہ ہمیں اس کی اہانت کا حکم ہے عنایہ سے گزرا نحن امرنا باھانتھا تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے چاقو وغیرہ پر جو تصویریں ہوتی ہیں اسی حکم میں داخل ہیں مگر بڑی ہوں تو انہیں مٹادے یا کاغذ وغیرہ لگادے ورنہ مکروہ ہے یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شئی سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہاں زینت وآرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا گرچہ اسے معظم وقابل احترام نہ مانا۔

چہارم: صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بامقصد تصویر کی عظمت و حرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا اسے تعظیما بوسہ دینا سر پر رکھنا آنکھوں سے لگانا اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا اس کے لائے جانے پر قیام کرنا اسے

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دیکھ کر سر جھکانا وغیرذالک افعال تعظیم بجالانا یہ سب سے اخبث اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی ہے۔ ایک ہی قدم پیچھے ہے اسے کوئی مسلمان کسی حال میں حلال نہیں کہہ سکتا اگر چہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی تقلید ہے نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور بلکہ قریب ہے کہ اس کی حرمت شدیدہ اس ملت حنیفہ کے ضروریات سے ہو تو اس کا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے ولعیاذ باللہ تعالیٰ صورت مذکورہ سوال یہی صورت چہارم ہے کہ اسے تبرک کے طور پر رکھنا اس کے سبب نزول برکت جاننا اسے برزخ ٹھہرانا رب عزوجل تک وصول کا ذریعہ بنانا یہ سب وہی سخت اشد کبیرہ ہے اور عادۃ اس حالت میں اس کے ساتھ وہی افعال تعظیم بجالائینگے جن کے حلال جاننے پر تجدید اسلام مناسب ہے نسال اللہ السلامۃ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم ناواقف سمجھتے ہیں کہ حضور پر نور سید الاسیاد امام الافراد واہب المراد باذن الجواد غوث الاقطاب والاوتاد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اس حرکت سے خوش ہونگے کہ ان کے صاحبزادہ کی ایسی تعظیم کی حالانکہ سب سے پہلے اس پر سخت ناراض ہونے والے سخت غضب فرمانے والے حضور اقدس ہونگے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ ہدایت واستقامت بخشے آمین۔ واذقد خرجت العجالۃ فی صورۃ رسالۃ و کان ترصیفھا فی النصف الاول من شھر النور والسرور شھر ربیع الاول ۱۳۳۱ مناسب ان اسمیھا عطایا القدیر فی حکم التصویر یرو صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و الہ و صحبہ وسلم واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

حضرت تاج الشریعہ ایک نظر میں

ولادت باسعادت	۲۵ر فروری ۱۹۴۲ء/۱۳۶۱ھ
تقریب رسم بسم اللہ خوانی	۱۹۴۴ء/۱۳۶۴ھ
اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ	۱۹۵۲ء/۱۳۷۲ھ
داخلہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی	۱۹۵۶ء/۱۳۷۶ھ
آغاز شعروشاعری	۱۹۶۰ء/۱۳۸۰ھ
سلاسل اربعہ کی اجازت وخلافت از حضور مفتی اعظم قطب عالم	۱۵ر جنوری ۱۹۶۲ء/شعبان ۱۳۸۱ھ
والد ماجد مفسر اعظم ہند کا وصیت نامہ جانشینی و	دسمبر ۱۹۶۲ء/۱۳۸۲ھ
تولیت جامع ازہر قاہرہ مصر روانگی	۱۹۶۳ء/۱۳۸۳ھ
آل مصر امتحان میں اول پوزیشن پرایوارڈ	۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ
اول نمبر آنے پر مدیر ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی کی	۱۹۶۵ء/ر جماد الاولیٰ ۱۳۸۵ھ
خوشی دوران تعلیم والد ماجد کا انتقال پر ملال	۱۹۶۵ء/۱۱ر صفر المظفر ۱۳۸۵ھ
جامعۃ الازہر مصر سے فراغت ودستار فضیلت	۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ
وطن مالوف واپسی واستقبال	۱۷ر نومبر ۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ
سب سے پہلا فتویٰ	۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ
آغاز درس وتدریس دارالعلوم منظر اسلام بریلی	۱۹۶۷ء/۱۳۸۷ھ
علامہ حسنین رضا بریلوی کی صاحبزادی سے عقد	۳ر نومبر ۱۹۶۸ء/شعبان ۱۳۸۸ھ
مسنون صاحبزادہ مولانا عسجد رضا قادری کی ولادت	۱۹۷۰ء/۱۴ر شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ
تحریک نسبندی کے خلاف فتویٰ	۱۹۷۵ء/۱۳۹۵ھ
دارالعلوم منظر اسلام میں بحیثیت صدر مدرس تقرری	۱۹۷۸ء/۱۳۹۹ھ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے قومی صدر منتخب	۱۹۸۰ء/۱۴۰۱ھ
برہان ملت مفتی برہان الحق جبلپوری کی اجازت احادیث طریقت	۱۹۸۱ء/۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ
راقم محمد شہاب الدین رضوی کی ارادت بیعت	۱۹۸۱ء/۲۵ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ
ناناحضور مفتی اعظم کا انتقال اور امامت نماز جنازہ	۱۹۸۱ء/۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ
بدست مولانا عبدالوحید بریلوی نقل فتاویٰ رجسٹر تعداد ۸۰	۱۹۸۳ء/۱۴۰۴ھ تا ۲۰۰۵ء/۱۴۲۶ھ
پہلا سفر حج وزیارت	۴ ستمبر ۱۹۸۳ء/۱۴۰۳ھ
دینی تبلیغی سفر کا باضابطہ آغاز	۱۹۸۴ء/۱۴۰۴ھ
امیر شریعت گجرات کی طرف سے تاج الشریعہ کا لقب	۱۸ اگست ۱۹۸۴ء/۱۴۰۵ھ
فقیہ اسلام کا خطاب از محقق عصر مفتی سید شاہد علی حسنی حسینی محدث	۱۹۸۴ء/شعبان ۱۴۰۴ھ
حضرت احسن العلماء مارہروی کی اجازت وخلافت	۱۵ نومبر ۱۹۸۴ء/۱۴۰۵ھ
دوسرا سفر حج وزیارت	۱۹۸۵ء/۱۴۰۵ھ
مفتی برکات مولانا مظفر احمد بدایونی کی طرف سے شیخ المحدثین کا لقب	۱۹۸۵ء/۱۴ شوال ۱۴۰۵ھ
بی بی سی لندن سے حجاز کانفرنس کی تقریر نشر	۵ مئی ۱۹۸۵ء/۱۴۰۵ھ
تیسرے سفر حج میں سعودی حکومت کی گرفتاری	۳ اگست ۱۹۸۶ء/۱۴۰۷ھ
مکہ معظمہ سے رہائی پر بمبئی میں استقبالیہ اجلاس میں خطاب	۱۳ ستمبر ۱۹۸۶ء/۱۴۰۷ھ
ولڈ اسلامک مشن لندن کی شاہ عبداللہ سے احتجاجی ملاقات	۱۹۸۷ء/ربیع الاول ۱۴۰۸ھ
فواد صادق مفتی سفیر سعودی برائے ہند کی معافی خواہی	۲۱ مئی ۱۹۸۷ء/۱۴۰۸ھ
گرفتاری کے بعد مکہ معظمہ ومدینہ منورہ میں گیارہ دن قیام	مئی ۱۹۸۷ء/۱۴۰۸ء
حکومت اترپردیش کی عہدہ کے لئے پیش کش	۱۹۸۹ء/۱۴۱۰ھ
تاریخی کتاب مفتی اعظم اور ان کے خلفاء پر تقریظ جلیل	۱۹۸۹ء/۱۴۱۰ھ
غیر مقلدین وہابیہ کا سدباب	مئی ۱۹۹۳ء/۱۴۱۴ھ

سکریٹری وزیراعظم ہند کی ملاقات	جنوری ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
وزیراعظم حکومت ہند سے ملاقات سے انکار	۲۶ جولائی ۱۹۹۵ء/۱۴۱۶ھ
صرف شناختی کارڈ کے لئے فوٹو کھنچانے کے فیصل نامہ پر دستخط	فروری ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
عالمی مسائل پر بموقع عرس رضوی ہنگامی میٹنگ کا انعقاد	۲۲ جولائی ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
مخالفین کی طرف سے مرادآباد میں مقدمہ	۲۰ نومبر ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
مقدمہ مرادآباد میں فتح وکامرانی اور جج کا تاریخی فیصلہ	۲۲ فروری ۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
جامعۃ الرضا متھراپور بریلی کے قیام کے لئے زمین کی خریداری	۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
اجمیر مقدس میں ایک ہندو کا قبول اسلام	۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
جامعۃ الرضا بریلی کا تعمیری آغاز	۲۰۰۰ء/۱۴۲۱ھ
قاضی القضاۃ فی الہند کے عہدے پر تفویض	نومبر ۲۰۰۵ء/۱۴۲۶ھ
قطب وقت علامہ تحسین رضا بریلوی کا انتقال وامامت نماز جنازہ	۸ اگست ۲۰۰۷ء/۱۴۲۸ھ
شیخ الجامعہ الازہر مصر کی جانب سے فخر ازہر ایوارڈ واستقبالیہ تقریب	۲۰۰۹ء/۱۴۳۱ھ
غسل کعبۃ اللہ شریف میں شرکت واندرون کعبہ ادائیگی نماز	۲۰۱۲ء/۱۴۳۳ھ
مفتی صوفی حبیب رضا بریلوی کا انتقال وامامت نماز جنازہ	۲۸ مارچ ۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
سفر ترکی، جرمنی، پرتگال اور مکہ معظمہ ومدینہ منورہ	۲۰۱۴ء/۱۴۳۶ھ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تصانیف

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی

حضرت کی اردو میں شائع ہونے والی تصنیفات درج ذیل ہیں:

تصویروں کا شرعی حکم	تین طلاقوں کا شرعی حکم
ایک غلط فہمی کا ازالہ	ٹی وی ویڈیو کا آپریشن
دفاع کنزالایمان	آثار قیامت
ہجرت رسول	شرح حدیث نیت
ٹائی کا مسئلہ	جدید ذرائع ابلاغ
چلتی ٹرین میں نماز کا مسئلہ	جلوس محمدی کا ثبوت
سنو چپ رہو	ذکر حضور مفتی اعظم
حضرت ابراہیم کے والد کا نام	فضیلت صدیق اکبر

تصانیف حضرت مولانا محمد شہاب الدین رضوی

مفتی اعظم اور ان کے خلفاء	تاریخ جماعت رضائے مصطفےٰ
مفتی اعظم کے سیاسی افکار	سوانح مولانا نقی علی خاں بریلوی
مولانا رضا علی خاں بریلوی اور جنگ آزادی	مولانا حسنین رضا بریلوی حیات و خدمات
حیات تاج الشریعہ	نوادرات تاج الشریعہ
دعوت شریعت	تحریک عدم تقلید اور جامع الشواہد
تاریخ و عقائد جماعت اہل حدیث	اسلامیان ہند کے قومی ملی مسائل
دنیا اسلام کی تلاش میں	جہاد آزادی روہیل کھنڈ
عدل و انصاف کا قرآنی مفہوم	گستاخ رسول کی سزا
سوانح برہان ملت	حیات اعلیٰ حضرت (ہندی)
حیات تاج الفحول	تحریک شدھی اور علماء اہل سنت

ملنے کا پتہ

اسلامک ریسرچ سینٹر محلہ سوداگران، رضا نگر، بریلی شریف (یوپی)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تعارف اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر اکابرین اہلسنت کے افکار و نظریات اور تعلیمات کی نشر و اشاعت کے جامع منصوبہ پر عمل پیرا ہو کر اسلامک ریسرچ سینٹر درجنوں کتابیں شائع کر چکا ہے۔ ہمارا تصنیفی و اشاعتی مقصد کے ساتھ ہی ساتھ مدارس کے اساتذہ و طلبہ کو مصنف، مضمون نگار، ترجمہ نگار اور قلم کا شاہ کار بنانے کی بھی کوشش ہے۔ بین الاقوامی تقاضوں کے تحت مختلف زبانوں میں اپنی آواز ہر ایک ایک فرد تک پہنچانے کی مخلصانہ جدوجہد کی جا رہی ہے۔ جدید طرز نگارش اور مثبت فکری علمی و تحقیقی انداز سے سیرت و تاریخ دعوت و تبلیغ اور رضویات و نوریات کے موضوعات پر کتابیں تصنیف کی جا رہی ہیں۔ اور خوبصورت انداز میں شائع کر کے عالم اسلام کے سامنے منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ بریلی شریف میں تصنیف و تالیف، ترجمہ و تخریج اور تنظیم و تحریک کا ایک مضبوط و موثر ادارہ ثابت ہو۔ ہم نے اس سمت بہتر پیش رفت کی ہے۔ ہماری کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں، اور اپنے تاثرات سے نوازیں۔

Distributed by

ALL INDIA TANZEEM ULMAYE ISLAM

H.Block,House number 123 New Seelampur New Delhi 110053

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar